قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون

الحمد للہ کہ درین اوان حمید و زمان سعید کتاب لاجواب

مسمی بہ

تحقیق المسائل

کہ جسمیں جناب مولانا و بالفضل اولنا جامع علوم عقلی و نقلی مولوی
محمد دیدار علی صاحب نے بکمال تحقیق و تدقیق سے وہ مسائل مختلف
کتب فقہ و احادیث سے جو بذریعہ خطوط کے جناب مولانا مفخمنا
جامع شریعت و طریقت مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مدظلہ
سے طے کئے ہیں جمع کرکے

5699

مطبع یوسفی آگرہ میں طبع کراکے شایع کی

قیمت مجلد

فہرست مضامین کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالہدی والصلوۃ والسلام علی حبیبہ و رحمتہ افضل المرسلین وخاتم الانبیا وعلی الہ المستبشرین بصحبتہ وصحبہ الفرحین بلقائہ ولبعثتہ فکانوا ھداۃ الھدی وقدوۃ الوری امابعد فقیر حقیر محمد دیدار علی الرضوی الحنفی بخدمت جمیع مومنین منصفین اور علماء راسخین حق گزین ملتمس ہے کہ یہ بات تو سب پر خوب ظاہر ہے کہ دربارۂ قیام بوقت استماع بشارت و مژدہ ولادت سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام باہم علماء ہندوستان مین کسقدر تنازع ہو رہا ہے اور باعث تنازع فقط اس امر پر ہے کہ مانعین بوجہ عدم ثبوت کسی دلیل قوی کے ثبوت قیام مین بجز اتباع حرمین اور سلف صالح منع کرنے مین سعی کر رہی ہین اور مثبتین بجز اتباع سلف یا علماء حرمین کرمین چونکہ کوئی نص قرآن یا حدیث صحیح پیش نہین کر سکتے لامحالہ بدعت حسنہ کہکر اوسکی اثبات حسنیت مین زور لگا رہے ہین لہذا یہ ہیچمدان ہمیشہ ملتجی بارگاہ یزدان رہتا تھا کہ خداوندا اگر تیرے نزدیک فی الواقع یہ امر ممنوع ہی مجھکو ایسی دلیل ممانعت سوجہا کہ رفع نزاع علماء منصفین اور دافع بغض وکینہ کی فضلاء راسخین ہو جاوے اور علماء حرمین اور فضلاء عرب وعجم اور سلف صالح اور پیشوایان حال مثل حاجی امداد اللہ دام اللہ فیضہ جیسے بزرگان دین پر حرف تفسیق یا بدعت او فسق زبان پر نہ آوے اور اگر فی الحقیقت یہ قیام مروجہ سلف صالح و علماء کرام تیرے نزدیک امر محبوب موجب خیر و ثواب ہے ایسی دلیل واضح پر مجھکو مطلع فرما کہ جسکا کوئی عالم منصف انکار نکر سکے مگر جب کلام مانعین کو دیکھا اثبات بدعیت قیام ہذا کا ارادہ کیا بجز فاسق مبدعتی بنانے علماء مکہ معظمہ مدینہ منورہ اور فضلاء عرب وعجم اور نیز علماء سلف اور اکثر علماء و مشائخ حال مثل مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مد اللہ ظلہ و مولانا رحمت اللہ صاحب وغیرہ اور کوئی امر نظر نہ آیا اور جب

احادیث فضائل علماء مکہ معظمہ مدینہ منورہ اور اہل عرب غرب کو دیکھا اور بعقیدہ سنت یا مستحب افعال معمولہ علماء حرمین کے ساتھ حجت پکڑنی سلف صالح مثل امام مالک و امام بخاری رحمہما اللہ کی طرف نظر ڈالی روح کانپ گئی لامحالہ یقین کامل ہو گیا کہ ایسے اپنے فضلاء و کملاء حرمین مکرمین کہ جنکی بدون اقتدا کے جماعت اولی مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں ہونا محال ہے اگر درحقیقت بوجہ مجلس میلاد مشتمل قیام وغیرہ امور مستحب یہ سب بدعتی ہوتے کہ جنکا اولی درجہ فسق ہے تو یقین کبھی آنکی پیچھے ایام حج میں نماز نہ پڑھتے ہندوستانی اور نکو ساتھ قصد کرتے کسواسطے نماز فاسق کے پیچھے مکروہ تحریمہ واجب الاعادہ ہوتی ہے کما ھو ظاہر من کتب الفقہ وقد صرح جنابہ فی رسالتنا المسمی برسول الکلام من کلام سید الانام فی بیان اصول مسائل المختلفہ و المولد و القیام

ظاہر ہے فقہ کی کتابوں سے اور تصریح کی ہے مضمون اسکے رسالہ میں جسکا نام رسول الکلام من کلام سید الانام علیہ السلام ہے بیچ بیان ذکر فوائد کے مسائل مختلف وغیرہ اور ذکر مولد شریف اور قیام کا

اور حضرت مولانا مہاجر مکی حبیب اللہ مرشد علماء دیوبند و گنگوہ پیر طریقت مولوی رشید احمد صاحب و مولانا قاسم رحمۃ اللہ جیسے بزرگان دین کے یعنی حاجی امداد اللہ صاحب دام اللہ فیوضہ کہ جو ہمیشہ مجلس میلاد شریف مع قیام وغیرہ امور متعاملہ حرمین کرتے رہتے ہیں چنانچہ رسالہ در النظم پر تقریظ حاجی صاحب ممدوح شاہد عدل ہے اور نیز متواتر ہر سال زبانی علماء اور عامۃ الناس کے

نمونہ احادیث فضائل عرب و غرب و قول امام مالک و بخاری رحمۃ اللہ علیہ

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلظ القلوب و الجفاء فی المشرق

جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت دلی اور جفا مشرق والون

والایمان فی اھل الحجاز ۔ رواہ مسلم عن ابی وقاص قال قال رسول اللہ

میں اور ایمان کامل مکہ مدینہ والون میں ہے یہ مسلم شریف کے حدیث صحیح ہے ۔ ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہے فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال اھل الغرب ظاھرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ

اور ہولی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے اہل مغرب یا اہل مکہ و مدینہ غرب والے یعنی شریعت کی راہ پر قائم رہیں گے حق پر

رواہ مسلم ۔ ایضاً اور امام بخاری نے صحیح بخاری میں ما اتفق علیہ الحرمان علیحدہ ایک باب میں لکھکر جسمیں اتفاق کر لیں مکہ اور مدینہ والے فضائل اور حقیقت اہل حرمین پر بہت سی احادیث نقل فرمائی ہیں اور امام مالک علیہ الرحمۃ تو اجماع حرمین کو بھی حجت فرماتے ہیں اور بعض امور میں دیگر علماء بھی دیکھو کتب اصول اور فقہ کو ۱۲ منہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ

جب حج سے آتے ہین ہمیشہ کرنا حاجی صاحب موصوف پیرو مرشد مولانا رشید احمد صاحب کا
مجلس میلاد معہ قیام فرحت بوقت ذکر ولادت سنتے رہتے ہین یہہ علماء ہندوستان جو بظاہر
کسی مصلحت سے انکار قیام وغیرہ کرتے ہین کبھی اونکے سلسلہ مین نہ رہتے اونکی خلافت سے
بیعت نکرتے جب اس امر مین زیادہ خوض کیا ایسا معلوم ہوا کہ غالبًا منع کرنا بعض علماء مستند
مریدین حاجی صاحب کا شاید بوجہ غلو بعض جہال کے ہوگا جو تالی بجاتے ہین گانے کے قواعد
پر دف دو آدمی ٹیپ کے مثل گویون کے دو طرفہ بٹھا کر ذکر میلاد کو تال سر سے گاتے ہین گو
کبھی عمر بہر نماز نہ پڑھی مگر مجالس میلاد کرتے ہی قطعًا جنتی بناتے ہین بنجاتے ہین نہ احتیاط
مال حرام نہ اجتناب امور مکروہہ اور امور بدعت۔ داڑہی منڈے بعض جا بیدہ ٹرکے
پٹے بنے بیٹھ جاتے ہین چنانچہ مولانا رشید احمد صاحب جیسے قامع بدعت پابند شریعت
وطریقت نے جب اونسے مسئلہ چاہ ناپاک اور مسئلہ قیام مجلس مولد شریف دریافت کیا گیا
اپنی اخیر خط مین جسکی نقل معہ نقول دیگر مکاتیب مولانا اور عرائض کاتب الحروف درج رسالہ
ہذا ہے صراحتہ تحریر فرمادیا کہ تم اپنی تحقیق پر عمل کرو اور یہ امر تو ظاہر ہے کہ کبھی کوئی عالم
ربانی کسیکو کسی امر بدعت کی اجازت نہین دیسکتا وہ تو حتی الوسع منع ہی کریگا خواہ
کوئی مانو یا نمانو اور مسائل کی جہانتک ممکن ہوگا تشفی کریگا مگر ہان جب یہ منظور ہو کہ السکوت
فی معرض البیان بیان مگر مولانا نے ہمکو تو صراحتہ اجازت دیدی گو کسی مصلحت سے اپنا قیام
کرنا تکرنا موارد فرحت وسرور پر معرض سکوت مین رکہا نہین سکوت ہی نہین جواز کی تصریح
تو مکاتیب مولانا مین عمومًا ہے ذرا مولانا کے خطون کو بغور ملاحظہ کرو الحاصل جب توفیق
موثق تحقیقی بغرض ازالہ افراط وتفریط تحقیق امر ہذا مین قلم اوٹہایا بالفضل ملہم حقیقی ایک رسالہ ضخیم
موثق بدلائل واثقہ وبراہین قاطعہ معہ رد بدعات مکروہہ وامور قبیحہ تیار ہوگیا مدت سے
ایکدو ضابطہ اور کلیہ مثبت سنت ہونے قیام ہذا کے بخدمت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی

سے یعنی چپ رہنا بیان کرنے کی جگہہ بمنزلہ بیان ہی ہوتا ہے مثل مشہور ہے الخاموشی نیم رضا۔
ـہ ضابطہ ایک قاعدہ کلیہ کو کہتے ہین ۔ عسہ نان بطریق مناجات خوش الحانی سے حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت اور
قصائد کو اکثر سنا ہے پس اسطرح جائز بلکہ مستحب ہے۔

پیش کرنے کا ارادہ کرتا تہا مگر بموجب کل امر مرھون باوقاتہا عرصہ دراز تک بیردہ التوا مین رہا اور نیز اوّل الضرورت مسئلہ طہارت جاہ نجفلو و مولانا ممدوح استفتا بہیجنی کی سخت ضرورت پیش آئی اس ضمن مین الحمد للہ کہ دو ضابطہ کلیہ دلیل ثبوت سنت ہونی قیام متنازعہ فیہ کا تحریر مولانا موصوف سے بہی پورا اطمینان ہوگیا اگرچہ باعتبار صراحت مسئلہ کنوین کا منتخب سولانا غیر قابل اطمینان ہے چنانچہ نقول خطوط اور فتاوا مولانا رشید احمد صاحب کا مع جو سوء عرائض احقر نقل کئے جاتے ہین امر مذکور خوب واضح ہوجاوے گا واضح ہو کہ بخوف انتشار ذہن ناظرین چونکہ دو تین مسئلون کے سوال و جواب ترتیب وار ہین اور ہر جواب ہر مسئلہ کا سوال سے دور جا پڑا ہے لہذا مضمون ہر خط کو جو دو نو سوال کیساتہہ شرکت رکہتا تہا دونو مسئلون کے ساتہہ مکرر لکہدیا ہے اور جس مضمون کو فقط ایک ہی مسئلہ کے ساتہہ تعلق تہا اوسکو بعینہ اوسی کے ساتہہ نقل کردیا ہے جس کسی کو کسی مضمون مین ذرا سا بہی شبہ ہو اصل خطوط قلمی اور دستخطی مولانا مع لفافہا مہری ڈاکخانہ احقر کے پاس موجود ہین مطابق کرکے دیکہہ لین۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔

اور اللہ کا گواہ ہونا کافی ہے

عریضہ کاتب الحروف

از فقیر حقیر محمد دیدار علی الحنفی بہ بالخدمت فیض موہبت مولانا مغطمنا رافع السنت قامع البدعت مولوی رشید احمد صاحب ادام اللہ رشدہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضور حدیث افک جو بخاری شریف مین ہے اوسمین یہہ عبارت ہے۔ فكان اول كلمة تكلم بها يا عائشة اما الله فقد برأك فقالت امي قومي اليه فقلت والله لا اقوم ولا احمد الا الله۔

حدیث افک وہ حدیث ہے جسمین ذکر ہے تہمت لگانے منافقون کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پس جب اوس کی پاکی کی آیتیں نازل ہوئی پس وہ کلمہ جو بعد ختم نزول وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تہا کہ اے عائشہ تحقیق بری کردیا تجکو اللہ نے پس کہا میری ماں نے کھڑی ہو تو اے عائشہ طرف حضرت کے لوجہ ادا شکر پس کہا مین نے قسم ہے اللہ کی نہ کھڑی ہونگی مین اور نہ شکر کرونگی مین مگر اللہ کا کہ حقیقت مین اوسی نے مجکو بری کیا ورنہ کسی سے میرا ساتہ نہ دیا تہا۔

شارح قسطلانی شرح لفظ قومی الیہ[ع] مین تحریر فرماتے ہین ای لاجل ما بشرک بہ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ قیام بوقت سننے کسی بشارت کے خواہ بجانب مبشر حقیقی یا مجازی سنت[عہ] تقریری[ب] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور کتاب النکاح بخاری شریف مین ہے ابصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم نساء وصبیانا مقبلین من عرس فقام ممتنا قال فی التوشیح قام الیہم فرحا بہم متفضلا علیہم۔ اس حدیث سے صراحتہً مفہوم ہوتا ہے کہ بوقت دیکھنے امر فرحت کے اظہار فرحت کیواسطے کہڑا ہونا سنت فعلی حبیب اللہ ہے لہذا گذارش ہے کہ اب بھی ایسے موقع پر اگر قیام کیا جاوے سنت ہے یا ناجائز اور بصورت عدم جواز ناسخ کونسی حدیث ہے مکرر گذارش یہہ ہے کہ بخیال عدم فرصتی حضور ایک فتوی مرتب کر کے اور ایک استفتا ارسال خدمت ہے اگر صحیح ہو مزین بمہر فرما کر بذریعہ ٹکٹ ملفوف واپس مرحمت ہو ورنہ امر حق سے مدلل بروایات معتبرہ مطلع فرماوین والسلام۔

مکتوب گرامی مولانا رشید احمد صاحب بجواب عریضہ احقر

از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون عرض آنکہ آپکا مکرمت نامہ پہونچا در باب قیام یہ عرض ہے کہ قیام صدیقہ[ص] آپکی دست بوسی کیواسطے تہا کہ اظہار فرحت و سرور اور شکریہ کو متضمن ہے علی ہذا نساء انصار کیواسطے طبعی قیام تہا کہ محبوب کو دیکہکر بیساختہ قیام ہوجاتا ہے سو یہ قیام ممنوع نہین اب بھی درست ہے کوئی اسکا ناسخ[س] نہین آپنے صحیح لکہا ہے فقط ٭

عہ واضح ہو کہ لفظ قومی الیہ حدیث مذکور مین جو گذرا ہے مقولہ ہے حضرت عائشہ کی ماں کا اوسکی شرح معانی مین قسطلانی بخاری شریف کے شارح فرماتے ہین کہ قومی الیہ یعنی کہڑی ہو تو حضرت کی طرف بسبب بشارت سنانے حضرت کے تمکو ساتھ آیات پاکدامنی کے ۱۲ منہ عفی عنہ

عسہ سنت تقریری اوسکو کہتے ہین جو کوئی امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا جاوے اور آپ اوسکو منع فرماوین پس وہ قول ہو یا فعل بمنزلہ قول و فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوتا ہے کما ہو ظاہر من کتب الاصول منہ

بہ دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند عورتوں اور لڑکون کو قبیلہ انصار سے آتے ہوئے ایک شادی مین سے پس کہڑے ہوگئے آپ اونکی خوشی کے ساتھ خوشی ظاہر فرمانیکو چنانچہ شرح توشیح مین ہے کہ اونکے ساتھ خوشی ظاہر کرنیکو بطور مہربانی کے کہڑے ہوگئے چنانچہ بعد قیام فرمایا — اللہم انتم من احب الناس الی یعنی تم لوگ مجکو سب سے پیارے ہو لہذا تمہاری خوشی سے مین بہی خوش ہوا اور بغرض ظاہر کرنے اسی خوشی کے کہڑا ہوگیا منہ عفی اللہ عنہ ۱۲

ص یعنی حضرت عائشہ رضہ

س یعنی کوئی ایسی حدیث نہین ہوا اس قسم کے قیام کو منع کرے ۱۲۔ منہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ و اعمامہ ذریہ۔

عریضہ دیگر کاتب الحروف بجواب مکتوب ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم از فقیر حقیر محمد دیدار علی الحنفی بخدمت فیض سوحبت حضور مجمع النور رافع السنت قامع البدعت مصدر خیر و برکت مولانا مرشدنا مولانا رشید احمد صاحب ادام اللہ رشدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کرامت نامہ شرف صدور لایا نہایت ممنون و مشکور فرمایا شوق حضوری حضور کو دوچند بڑھایا مگر حق یہ ہے کل امر مرہون باوقاتھا امیدوار ہون کہ تا حضوری حضور اوقات خاصہ مین دعا خیر سے محروم نرکہین المدعا دربارہ حدیث قیام حضرت عائشہ صدیقہ بوقت سماع آیات طہارت و پاکدامنی اور حدیث قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بروئیت نساء انصاریہ حضور نے تحریر فرمایا کہ یہ قیام اب بھی ممنوع نہین درست ہے اسکا ناسخ نہین صحیح لکھا ہے۔یہہ تو بہت صحیح و درست مگر جو تحریر فرمایا کہ قیام صدیقہ دست بوسی کیواسطے تہا اسپر کونسا لفظ حدیث دال ہے یا کسی شارح معتبر نے لکھاہے علی ہذا قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طبعی اضطراری ہونا کہان سے سمجھوم ہوتا ہے بنظر عبارات حدیث اسکے کہ جو بتمامہ بخاری شریف مین غالباً تین چار جگہہ وارد ہے فقط اتنا مفہوم ہوتا ہے کہ قیام حضرت عائشہؓ صدیقہ بموجب ادنکے قول لا اقوم الا اللہ کی بحضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بیان حمد و ثناء بشر حقیقی خداوند کریم کیواسطے واقع ہوا اور فرمان ذوالیمن حضرت صدیقہ برائے قیام بحضر رسول اللہ مین بیان حمد و ثناء مبشر مجازی[عہ] کیواسطے تہا کہ وہ ذات بابرکات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہی چنانچہ قسطلانی قوی الیہ کی آگے تحریر فرماتے ہین ای کلاجل ما بشرلتہ بہ اور حدیث قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے جو نساء انصار کو دیکہکر قیام واقع ہوا اور بروایت راجح فقط اتنا مفہوم ہوتا ہے کہ اونپر ہے نیاہر کرنا منظور تہا کہ تم سے محبت

عہ ہر امر اپنے وقت پر موقوف ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ۔

عہ مبشر کہتے ہیں اوس شخص کو جو کوئی خوشخبری پہونچاوے ۱۲ منہ

ہے تمہاری خوشی دیکھکر ہم بھی خوش ہوئے ہین لهذا آپنے بتکلف قیام فرمایا نہ کہ طبعًا
اضطرارًا کما ہو ظاہر من شرح فتح الباری حیث قال قولہ فقام ممتنا ای
چنانچہ یہ امر ظاہر ہے شرح بخاری شریف سے جسکا نام فتح الباری ہے کہا شارح نے قولہ فقام ممتنا کے معنی
قام قیاما قویا ماخوذ من المنة وهی القوة ای قام الیهم مسرعا
ہوئے کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ بہت قوۃ سے اسواسطے کہ ممتنا کا مادہ منت بمعنی قوت ہے یعنی کھڑے ہوئے آپ اونکی طرف جلدی سے
مشتدا فی ذالک فرحا بہم وقال ابو مروان بن سراج ورجحه
اونکی خوشی کے ساتھہ فرحت ظاہر کرنیکو شدت سے اور کہا ابو مروان بن سراج نے اور اوسکو ترجیح دی ہے
القرطبی انه من الامتنان لان من قام له النبی صلی الله علیه وسلم واکرمه
قرطبی نے کہ اسکا مصدر امتنان ہے یعنی احسان رکہنا اسواسطے کہ جس شخص کیواسطے رسول اللہ کھڑے ہوئے
بذالک فقد امتن علیه بشیء لا اعظم منه ونقل بن بطال عن القابسی
اور اکرام کیا اونہی اوسکا ساتھہ اس قیام فرحت کے پس بیشک احسان کیا آپنے اوسپر بہت ہی بڑا احسان اور نقل کیا ابن بطال محدث نے
فی له ممتنا ای متفضلا علیهم بذالک وکانه قال امتن علیهم بمحبته قال
قابسی سے کہ لفظ ممتنا کی جو حدیث میں ہے حاصل معنی یہ ہے کہ آپنے اونپر بسبب اس قیام کے اپنی مہربانی ظاہر فرمائی گویا احسان کیا آپنے اونپر بوجہ
عیاض فجاء هنا ممثلا یعنی بالتشدید ای متکلفا نفسه بذالک
محبت کے ساتھہ قیام فرحت کے فرمایا قاضی عیاض محدث نے کہ ایک روایت مین لفظ ممتنا کی جگہ حدیث مذکور مین ممثلا کا لفظ بہی آیا ہی پس
اور یہ آپ تحریر فرماچکے ہیں کہ اسکا کوئی ناسخ نہین پس مواقع خوشی اور بیان حمد وثنا مبشر و منعم مین
خواہ وہ حقیقی ہو یا مجازی بنا علیہ بلا تکلف ایسا قیام اب بہی مستحب و مسنون ہوا لہذا گذارش ہے
کہ یا تو فقط یہ تحریر فرمائیے کہ تمہاری تحریر بکلہ درست ہے ورنہ قیام اضطراری اور لا بطریق سنت
ہوسکی ہو سلیے قرینہ لفظی یا کسی شارح کے قول سے مطلع فرمائیے والسلام علیک آپکا نیاز مند
محمد دیدار علی حنفی مضر و ضنہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۱۳ ہجری ۔

مکتوب جوابی مولانا رشید احمد صاحب سلمہ

از بندہ رشید احمد بعد سلام مسنون آنکہ بندہ کو ایسی تحریر سے معذور فرماوین اور جو آپکے نزدیک

محقق ہے اوسپر عمل فرماوین فقط ۔

آب جب مکاتیب مولانا سے کلیۃً ہمکو یہہ اجازت ملگئی کہ جو آپ کے نزدیک محقق ہے اوسپر عمل کرو اور بموجب حدیث ایک بخاری شریف یہ قاعدہ کلیہ بپایہ ثبوت کو پہونچ گیا کہ بوقت سننے کسی خوشخبری اور بشارت کے ہر ایک سننوالے کو جس کے نزدیک وہ بشارت فی الواقع موجب فرحت و سرور ہے کہڑا ہوکر شکریہ بشارت سنانیوالے مجازی کا یعنی جاوٓر بشارت نامہ کو سنادے سنت تقریری ہے علی ہذا مثل حضرت عائشہ کے کہ انہون نے بوقت سننے اپنی پاکدامنی کی خوشخبری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قطع نظر کرکے مبشر حقیقی یعنی خداوندکریم کیطرف حضور رسول اللہ مین قیام کرکے شکر ادا کیا چنانچہ اس قیام کیطرف سیاق حدیث بھی اشارہ کر رہا ہے اور مولانا مخدوم مولوی رشید احمد صاحب بھی قیام حضرت عائشہ کا حضور رسول اللہ مین اپنے اول خط مین اقرار کر چکے ہین خواہ یون کہو کہ بوقت سننے حضرت عائشہ کے فرمان اپنے والدین کو واسطے کھڑے ہونے کے رسول اللہ صلی اللہ کے شکریہ کو حضرت عائشہ نے استحقاق قیام اور شکریہ کا مبشر حقیقی خداوندکریم کے واسطے حضور رسول اللہ مین اقرار کیا بہرنہج اسیطرح اگر کوئی بوقت سننے کسی بشارت کے سنانیوالے سے قطع نظر کرکے اصلی بشارت رسان کا کھڑے ہوکر شکر ادا کرے خواہ تنہا ایک آدمی اگر وہ بشارت اوسیکے ساتھ مخصوص ہے مثل بشارت پاکدامنی کے کہ فقط حضرت عائشہؓ کے ساتھ مخصوص تہی یا ہزار آدمی اگر وہ بشارت سب کیواسطے برابر یکسان بشارت ہے سنت تقریری ہے اسیطرح مکاتیب مولانا ممدوح سے یہہ بھی خوب واضح ہوگیا کہ بموجب حدیث قیام رسول اللہ کا بوقت دیکھنے عورتون انصار کی کسی شادی سے آنیکے سبب سے کہڑا ہونا بوقت دیکھنے کسی امر فرحت کے اور کہڑے ہوکر خوشی ظاہر کرنا اور خوشی کرنیوالون کی صورت بناکر شریک خوشی ہونا سنت فعلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور یہ بات تو ہر شخص جانتا ہی کہ اگرچہ بشارت نزول قرآن ظہور اسلام پیدائش رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بشارتین ہین کہ جنکی اظہار فرحت کیواسطے باتفاق اکثر مفسرین کے خود خداوندکریم نے اپنے

کلام واجب التعظیم والتکریم مین یون ارشاد فرماتا ہے قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون یعنے کہدے تو اے محبوب کہ ساتھہ فضل اللہ کے جو ظہور اسلام اور نزول قرآن ہے اور ساتھہ رحمت اوسکی کے جس سے مراد ذات مطہر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے مومنو نپر لازم ہے کہ خوشی کرین اور اونکی خوشی مین اپنے مالکو خرچ کرین چنانچہ فرمایا ھو خیر مما یجمعون یعنی اس خوشی مین مالکا خرچ کرنا بہت اچھا ہے اوس سے جو وہ جمع کرتے ہین مگر بشارت ولادت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بشارت واجب التعظیم والتفریح ہے کہ اس خوشی کا اظہار اس خوشی مین کھڑے ہوکر درود دینیوالون ملائکہ کے ساتھہ مشابہت پیدا کرنا۔ اس بشارت کو مولدخوان سے جو بظاہر مبشر مجازی ہے سنکر مثل حضرت عائشہ رض کے بجانب مبشر حقیقی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغرض ادا رشکر ساتہ صلوۃ وسلام کے قیام کرنا یا اللہ کو مبشر حقیقی سمجہکر بجانب مبشر مجازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بجبر اسے والدین حضرت عائشہ رض قیام کرنا اور صلوۃ وسلام کیساتھہ شکر بجالانا نمونہ حب کمال ایمان بلکہ عین ایمان ہے بخاری شریف کی حدیث صحیح مین وارد ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سومن ہوگا کوئی تم مین سے یہانتک کہ ہوجاؤن مین اوسکو پیارا زیادہ باپ سے اولاد سے تمام آدمیون سے اور ظاہر ہے کہ جب ادنی ادنی خوشیونکی خوشخبریون کے اظہار اور اونکے شکریہ ادا کرنمین

---

۵ تفسیر کاشفی وغیرہ مین ہے۔ گفتہ اند کہ فضل قرآن ست ورحمت آنکہ یار اازاھل آن گردانید یا رحمت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مولف کہتا ہے کہ آیہ مذکور قل بفضل اللہ وبرحمتہ مین مراد رحمت سے آنحضرت صلی اللہ کی ذات مطہر لینا موافق ہے احادیث صحیحہ کے چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آپنے فرمایا انما انا رحمۃ مہداۃ یعنی سوا اسکے نہین کہ مین رحمت ہون اور ہدایت فقط عنہ عفی عنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنے حضرت عائشہؓ سے حضرت عائشہ کی والدین سے قیام کیا
شکریہ بجالائی قیام کا امر فرمایا جسکی نزدیک رسول اللہ ہے زیادہ پیاری ہوگی جو جہ
تن پابند سنت رسول اللہ ہوگا وہ بشارت رسول اللہ جلسہ اظہار فرحت حبیب اللہ
سنکر دیکھکر اس خوشی کو سب خوشیوں سے افضل اس بشارت کو ہر دم بشارت تازہ
سمجھکر کیونکر شکریہ کھڑے ہوکر نہ بجالاوے گا یہ تو وہ خوشی ہے کہ جس خوشی کے شکریہ مین
خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر کو روزہ رکھتے تھے مسلم شریف مین ہے عن ابی
قتادة قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم الاثنین فقال فیه ولدت وفیه
انزل علی یعنی حضرت ابو قتادہؓ سے مروی ہے فرمایا اونہون نے کہ سوال کیا گیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے روزہ کی بابت یعنی پوچھا گیا حضور سے کہ آپ ہر پیر کو کیوں
سے روزہ رکھتے ہین پس فرمایا آپ نے کہ پیر ہی کے دن اللہ نے مجکو پیدا کیا ہے
اور پیر ہی کے دن میرے اوپر قرآن مجید نازل کیا گیا ہے بنا بر علیہ قسطلانی محدث
جو بخاری شریف کے شارح مستند ہین مواہب لدنیہ کے مقصد اول مین تحریر فرماتے ہین
وارضعته ثویبة عتیقة ابی لهب اعتقها حین بشرته بولادته علیه السلام
وقد رأی ابولهب بعد موته فی النوم فقیل له ما حالك قال فی النار الا
انه خفف عنی کل لیلة اثنین وامص من بین اصبعی هاتین ماء وذالك
باعتاقی ثویبة عتیقة ابی لهب عند ما بشرتنی بولادة النبی صلی الله
علیه وسلم قال ابن الجزری فاذا کان ابولهب الکافر الذی نزل القرآن
بذمه جوزی فی النار بفرحه لیلة مولد النبی صلی الله علیه وسلم فما
حال الموحد من امته علیه الصلوة والسلام الذی یسر بمولده
یعنی ثویبہ نے جسنے دودھ پلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیونکہ لونڈی تھی ابولہب کی کہ
اوس نے ہمیا وقتہ سنانے ثویبہ کے بشارت پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے او سکو آزاد کر دیا تہا پھر بعد مرنیکے جب ابو لہب خواب مین دیکہا گیا اور اوسکا حال اوس سے پوچہا گیا اوسنے کہا دوزخ مین ہون مگر پیر کو چونکہ خوشی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ثویبہ کو آزاد کر دیا تہا تخفیف عذاب مین ہوجاتی ہے اور کسیقدر پانی ملجاتا ہے ابن جزری محدث فرماتے ہین کہ جب ابولہب کافر کو بوجہ خوشی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تخفیف عذاب ہو مومن موحد جو رسول اللہ کی شب ولادت کی خوشی کرین اونکا تو کیا ہی کہنا ہے اونکے مراتب کا بیان تو مستغنی بیان سے ہے اب رہا یہہ امر کہ جب بشارت ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت بشارت تازہ قابل فرحت و تعظیم ہے پھر جب تنہا کبہی پڑہی جاوے یا بلا انعقاد مجلس ذکر کیا جاوے بغرض ادا شکر جب کیون نہین قیام کیا جاتا تخصیص مجلس میلاد سے کیا ہے تو ہم اوسکے جواب مین کہہ سکتے ہین کہ اگر کوئی کسی امر مستحب کو گھر کرے مسجد مین نکرے مثلاً نوافل چاشت گھر پڑہے مسجد مین نہ پڑہے یا ہزار یا پانسو کے ساتھ مین کرے اکیلا نکرے یا تنہا ہی کرے اور سبکے ساتھ مین بہی کرے اسمین کوئی مواخذہ نہین کرسکتا کسواسطے مستحب کا حکم ہی یہہ ہے کہ جو کرے ثواب پاوے نکرنے والا ماخوذ نہین ہان مجمع مین یا تنہا مستحب کے اہانت کرنیوالا عاملین فعل مستحب کو بدعتی کہنے والا تو بدعتی اور فاسق ہوتا ہے علاوہ برین جو امور واجب ہین چونکہ اونمین بہی شارع علیہ السلام نے بغرض دفع حرج تخفیف کے ہے چنانچہ سجدہ تلاوت ہر بار نہین ایک جلسہ مین لاکھہ بار پڑہو تب بہی ایکبار واجب ہوتا ہے علی ہذا علماء نے قیام شکریہ ذکر ولادت کو مع جواز دیگر مواقع معمول مجلس میلاد ہی پر رکہا ہے فافہم۔ ہان البتہ امر مستحب کو اگر کوئی عقیدۃً واجب سمجہہ لیگا یا ایسا معاملہ اوس مستحب کیساتہہ ظاہر کرے کہ جس سے وہ مستحب

ؔ بخاری شریف مین ہے من قال لاخیہ المسلم یا کافر فقد باء بہا احدہما ان کان کما قال والا رجعت علیہ یعنی جسنے کہا اپنے بہائی مسلمان کو کافر اگر سچ کہا دونو مین سے ایکپر کفر ہوویگا ورنہ کہنیوالے پر قطعاً کفر عود کریگا ۱۲ منہ

واجب اور لازم عقیدہ سمجھہ لیا جاوے بیشک یہ امر مذموم ہے اور اسی طرح اگر کوئی
کرتا ہو علماء دیوبند اور مولانا رشید احمد صاحب نے اپنے فتوی مہری مین جو بجواب
استفتاء سکنا وبراج کوٹہ تحریر فرمایا ہے اور اتفق کے پاس بجنسہ موجود ہے اور انشاء اللہ
اونکی نقل بہی درج آخر رسالہ کیجاویگی اوسی عقیدہ سے کرنیوالون مجلس میلاد اور قیام وقت
ولادت کو منع کیا ہے نہ اونکو جو اونکے پیر طریقت جامع طریقت وشریعت مہاجر
فی سبیل اللہ حضرت مولانا شاہ حاجی امداد اللہ صاحب کی طریق پر مستحب اور مستحسن
سمجھکر لغرض ازدیاد ثواب ہمیشہ مجلس میلاد مع قیام وغیرہ امور فرحت کرتے ہین
چنانچہ حدیث مین وارد ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے قالت کانت
عندی امراۃ فدخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من ھذہ قلت فلانۃ
لا تنام تذکر من صلوتھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مہ علیکم بما تطیقون
فواللہ لا یمل اللہ حتی تملوا قالت وکان احب الدین الیہ الذی یدوم علیہ
صاحبہ۔ یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایک عورت کا جو اونکے پاس رہتی تہی رات بہر عبادت کرنے کا ذکر کیا آپ نے
فرمایا نہین بقدر طاقت جسقدر نبہہ جاوے مناسب ہے اللہ کسیکو تکلیف نہین دیتا مگر جب خود
آدمی تکلیف اختیار کرے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ نے کہ حضرت کو امور خیر مین
بہت زیادہ وہ طریقہ تہا جو ہمیشہ نبہ سکے چنانچہ کرمانی شرح حدیث ہذا مین لکہتے ہین
کہ ہمیشگی کے یہ معنے ہین کہ روزانہ یا ماہوار یا سالانہ عمل خیر کرنا شروع کردیا ہمیشہ کرتا ہو کہ اکثر
ہمیشگی کرنیسے عمل خیر کبھی حصہ زیادہ ہوجاتا ہے اوس عمل سے جو کبھی ہو کبھی نہ ہو نقل اوس
فتوی کی جسکا ذکر عریضہ اول مین کیا گیا ہے اور ہمراہ اوسی عریضہ کی ارسال
خدمت مولانا کیا گیا تہا

لہ اور احادیث صحیحہ حاصل عبادت شروع جسے اپنے رسالہ سواطع الکلام مین بسط کیا ہے لکہی ہین ملیشر ثمہ رضہ غنی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ جب کوئی جانور مثل گلہری وغیرہ کے کنوئین سے پہٹا یا پہولا بر آمد ہوا اندرینصورت سارا پانی کنوین کا نکالا جاوے یا فقط دو سو تین سو ڈول پر کفایت کیجاوے جیسا کہ بعض رسائل مین مسطور ہے باوجود المدار اور ذی استعداد ہونے اہل محلہ کے اور بوقت متعذر ہونے اخراج سارے پانی کے سب پانی کیونکر نکالا جاوے اور اگر باوصف علم ضعف روایت ہذا یا ماول سمجھے روایت مسطور کے تین سو ڈول نکال کر اوسی کنوین کے پانی سے باوصف ہونے پانی موجودہ کنوین کی چار پانچہزار ڈول اوسی سے وضو کرتے رہے نمازین پڑہتے رہے وہ نمازین واجب الاعادہ ہونگی یا نہین بینوا توجروا۔

الجواب ھو الموافق الصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سید المرسلین و علی آلہ وصحبہ اجمعین اللہم رب زدنی علما کوئی نجاست کنوین مین گرجاوے بقول راجح سارا پانی نکالا جائیگا نہ کہ دو سو تین سو ڈول کما فی الہدایۃ عہ واذا وقعت فی البیر نجاسۃ نزحت وکان نزح ما فیہا من الماء طہارۃ لہا باجماع السلف ومسائل البیر مبنیۃ علی الآثار دون القیاس علی ہذا جب کوئی جانور چہوٹا یا بڑا کنوین سے پہٹا یا پہولا بر آمد ہو سارا پانی نکال لنا چاہئے جیسے بوقت مرجانے بڑے جانور مثل بکری وغیرہ کے سارا پانی نکالا جاتا ہے چنانچہ ہدایہ مین ہے عہ وان ماتت فیہا شاۃ او آدمی او کلب نزح جمیع ما فیہا من الماء لان ابن عباس وابن الزبیر افتیا بنزح الماء کلہ حین مات زنجی فی بیر زمزم فان انتفخ الحیوان فیہا او تفسخ نزح جمیع ما فیہا صغر الحیوان او کبر

عہ چنانچہ ہدایہ مین ہے اور جب گرجاوے کنوین مین ناپاکی سب پانی نکالا جاویگا اور جسقدر اوسمین وقت نکالنے نجاست کے پانی موجود ہے جب وہ نکلجاوے کا کنوان پاک ہوجاویگا ساتھہ اجماع سلف کے اور کنوین کے مسائل قول و فعل صحابہ کرام پر مبنی ہین ان مسائل مین قیاس کو قطعاً دخل نہین ہے عہ اور اگر مرجاوے کنوین مین بکری یا آدمی یا کتا بقدر پانی اوسمین موجود ہے سب نکالا جاویگا اسواسطے کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس اور حضرت عبد اللہ بن زبیر نے فتوی دیا تہا سب ۱۲ پانی موجودہ نکالنے کا جب چاہ زمزم مین ایک حبشی گر کر مرگیا تہا پس اگر پہٹ جاوے کوئی جانور کنوین مین یا پہول جاوے سب پانی موجودہ نکالا جاویگا خواہ چہوٹا جانور ہو یا بڑا فقط۔

انتہی - اور اگر بوجہ کثرت پانی کے بالکل صاف کرنا متعذر ہو دو عادل آدمیونکی اندازہ
کے موافق جنکو معاملہ پانی مین بصارت ہو پانی موجودہ نکلوایا جاوے پینیداجہار کرنیکی
کچہ ضرورت نہین کما فی در المختار وان تعذرت نزح کلہا لکونہا معینا فبقدر
ما فیہا ابتداء النزح قالہ الحلبی یوخذ ذالک بقول رجلین عدلین لہما بصارۃ بالماء
بہ یفتی ہو قال الشامی شارحہ ہو الاصح کما فی درر وہو الصحیح وعلیہ الفتوی
ابن کمال وہو المختار معراج وہو الاشبہ بالفقہ ہدایہ ای الاشبہ بالمعنی
المستنبط من الکتاب والسنۃ ہو - اور یہہ قول کتاب و سنت یعنی قرآن اور حدیث
کے موافق ہے اور روایت دو سو ڈول کی اسکے مقابل مین غیر معتبر ہے یا اول اور تقیید
آبار بغداد لہذا صاحب ہدایہ نے صراحت کردی فقال کانہ بنی قولہ علی ما شاہد
فی آبار بغداد اور صاحب مختار نے روایت دو سو تین سو ڈول کو بعد بیان روایت
مذکور کے بلفظ قیل جو ضعف روایت کیطرف اشارہ ہے نقل کیا حیث قال ویفتی
بمائتین الی ثلثمائۃ - اور نیز شامی نے شرح لفظ قیل مین خوب ہے تردید اور تضعیف
روایت مذکورہ دو سو ڈول کے بعد بیان اقوال مختارین روایت مذا کی ہے چنانچہ
شامی مین ہے

عہ در مختار مین ہے اور اگر سب پانی کا لنے سے لوگ معذور ہوں اور پیندا جہاڑ کر پانی نہ نکال سکین بوجہ چشمہ دار ہونے کنوین کے تو جسقدر وقت نکالنے کے پانی موجود ہو سب نکالین یہی قول حلبی کا ہے اور اسکا دو مرد مسلمان عادل جو پانی کے اندازہ سے ماہر ہوں اندازہ کروالیا جاوے اسپر فتوی ہے شامی شارح در مختار فرماتے ہیں یہی قول اصح ہے لکہا ہے کافی اور درر مین اور اسی روایت کو صحیح اور یہی فتوی ہے لکہا ابن کمال نے اور مختار بیان کیا ہے اسی کو معراج مین اور صاحب ہدایہ تحریر فرماتے ہین کہ یہہ قول موافق ہے اوس مضمون کے جو قرآن اور حدیث سے ماخوذ ہے -

علہ پس ہدایا بعد بیان روایت دو سو ڈول کے کہ یہ فتوی امام محمد کا اسوجہ سے کہ بغداد کے کنوئن مین اتنا ہی پانی انہوں نے مشاہدہ کیا ہے

سہ چنانچہ عنایہ شرح ہدایہ مین ہے کہ بغداد کے کنوؤن مین دو سو ڈول سے زیادہ پانی نہین ہوتا

للعہ چنانچہ لکہا اور فتوی دیا گیا ہے دو سو ڈول پر تین سو تک

قوله قيل جزم به في الكنز والملتقى

وهو مروي عن محمد وعليه الفتوى خلاصه

یہ جو در مختار میں ہے کہ بعض کا فتوی دو سو ڈول کی روایت پر ہے ایسا ہی کنز میں ہے اور ملتقی الابحر میں اور یہ قول امام

وتاترخانيه عن النصاب وهو المختار معراج عن العتابيه وجعله في العناية رواية

محمد کا ہی اور صاحب خلاصہ لکھتے ہیں کہ اسپر فتوی ہے اور ایسا ہی تاترخانیہ میں بنقل نصاب اور بنقل عتابیہ صاحب معراج اس قول کو مختار

عن الامام فهو المختار والايسر كما في الاختيار وافاد في النهر ان المائتين واجبان

لکھتے ہیں اور عنایہ میں اس روایت کو امام کی طرف منسوب کر کے مختار لکھا ہے اور یہ آسانی ہے بحوالہ کتاب الاختیار اور نہر الفائق میں ہے کہ

والمائة الثالثة مندوبة فقد اختلف التصحيح والفتوى وضعف هذا القول في الحلية

دو سو ڈول نکالنا واجب ہے اور تین سو مستحب صاحب شامی فرماتے ہیں کہ مفتی بہ ہونی روایت دو سو ڈول اور کل پانی

وتبعه في البحر بانه اذا كان الحكم الشرعي نزح الجميع فالاقتصار على عدد

میں ان کتابوں سے معلوم ہوا کہ اختلاف ہے مگر دو سو ڈول کی روایت کو صاحب حلیہ اور بحر الرائق نے اس دلیل کیساتھ ضعیف لکھا ہے

مخصوص يتوقف على دليل سمعي يفيده واين ذلك بل المأثور عن ابن

کہ جب احادیث صحیحہ سے سب پانی نکالنا ثابت ہے پھر دو سو ڈول پر کفایت نہیں کر سکتی جبتک کسی حدیث قوی سے اوسکا ثبوت

عباس وابن الزبير خلافه حين افتيا بنزح الماء كله حين مات زنجي في بئر زمزم

نہو جاوے اور یہ حدیث کیا کسی دلیل شرعی اور نقل سے روا کا ثبوت نہیں بلکہ حضرت عبد اللہ ابن عباس اور حضرت عبد اللہ ابن

واسناد ذلك الاثر مع دفع ما اورد عليها مبسوطة في البحر وغيره قال

زبیر سے اس کے برخلاف ثابت ہے کہ ان دونوں صحابہ نے سارا پانی نکالنے کا حکم دیا تھا جب ایک حبشی چاہ زمزم میں مر گیا تھا اور

في البحر وكان المشايخ انما اختاروا ما عن محمد لانضباطه كالعشر تيسيرا كما

اس حدیث کی سندیں مع جواب ان اعتراضوں کی جو بعض نے کئے ہیں مفصل بحر الرائق وغیرہ میں لکھے ہیں اور بحر الرائق میں ہے

مر قلت لكن مر وياتي ان مسائل الابار مبنية على الآثار فالاولى ان محمدا

کہ بعض مشائخ امام محمد کی روایت کو بطریق اندازہ کے اسطرح قبول کرتے ہیں جیسے دہ در دہ کے اندازہ کو حوض میں بغرض آسانی

شامی لکھتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ پہلے بھی گذر چکا ہے اور آئندہ آویگا کہ کنووں کے مسائل احادیث پر مبنی ہیں علاوہ برین یوں بھی شامی

انتہی مما شاہد فی آبار بغداد فانہا کثیرۃ الماء ولذا ما روی عن الامام من رجوعہ فی
فرماتے ہیں کہ امام محمد کا فتوی بغداد کی کنوؤں کے پانی کے اندازہ کے موافق تھا کہ اوس میں چشمہ دار پانی بہت تھا گو وہ عدم
مثل آبار الکوفۃ لقلۃ مائہا فیرجع الی القول الاول لانہ تقدیر من لہ مصارحۃ
اور اسیطرح امام صاحب کا فتوی کوفہ میں سو ڈول کا واسطے اندازہ کے موافق تو وہ کم ہو جاتا ہے پس دو قول کا آل ادنی الا علی
وجبرہ بالماء فی تلک النواحی لا لکون ذلک سبحانہ ثمانی آبار کل جہۃ واللہ اعلم
سیطرف ہو گیا کہ کل پانی سو سو ڈول آدمیوں کے اندازہ کو نکلوا دیا جاوے جو اوس شہر کے پانی کے اندازہ کے واقف ہیں تیرہ ایک شہر
اور جب بصورت عدم تاویل و تقیید مرجوح ہونا روایت ہذا کا ثابت وجہ معلوم پھر فتوی دینا
روایت مرجوح پر باوجود موجود ہونے قول قوی مدلل کے جہالت ہے اور خرق اجماع
کما فی در المختار والحکم والفتیا بالقول المرجوح جہل وخرق للاجماع قال الشامی
فی شرحہ قولہ بالقول المرجوح کقول محمد مع قول ابی یوسف اذا لم یصحح او یقو
وجہہ اور جب مقید یا غیر معتبر ہونا روایت دو سو تین سو ڈول کا بخوبی معلوم ہے
جن لوگوں نے باوصف علم عدم اعتبار روایت مذکور اوس پانی سے غسل و وضو
کرکے نماز پڑھی گنہگار ہوئے اور وہ سب نمازیں واجب الاعادہ ہوئیں بوجہ علم نجاست
آب بوجہ عدم اعتبار روایت دو صد و سہ صد واللہ اعلم وعلمہ اتم حررہ العبد الضعیف محمد دیدار علی الرضوی الحنفی

جواب صحیح ہے، جواب بہت صحیح ہے بلا اشتباہ - المجیب مصیب ۔ صح الجواب

محمد دلاور علی حنفی	ابو محمد عبد الرحمن پنجابی ثم الالوری	محمد عبد الرحیم مفتی ریاست الور	محمد کرامت اللہ خان

۵ جیسا کہ در مختار میں ہے اور حکم اور فتوی دینا ضعیف قول پر جہالت ہے اور مخالفت اجماع کی شامی
قول ضعیف کی مثال میں فرماتے ہیں کہ جیسے قول امام محمد پر فتوی دینا مقابلہ امام ابو یوسف کے بلا بیان دلیل ہے ۔۔۔

واضح ہو کہ مولانا کرامت اللہ صاحب جو فی زمانہ آفتاب دہلی ہین اور مقتدا اور استاد بڑے بڑے عالمون کے جو مدرسہ حسین بخش پنجابی واقع دہلی کے واعظ ہین اس فتوی کی تائید مین معہ مہر مولوی جمیل صاحب چونکہ بہت بڑا فتوی مرتب فرما کر بھیجا تھا لہذا بغرض اختصار کے کہ رسالہ بہت دراز نہو جاوے اونکے دستخط پر فقط کفایت کی گئی فتوی میرے پاس موجود ہے یہ عبارت طویلہ اور جواب سب صحیح ہین مختصر یہ ہے کہ تفسخ حیوان سے جب کل پانی نجس ہو جاوے تو بصارت اہل البصیرت پر اعتماد کیا جاوے کہ پانی جدید کوئے مین ظاہر ہو جاوے یا تخمینہ کر کے اوسقدر پانی نکالدیا جاوے واللہ اعلم بالصواب ۔

عبدالرحمن پانی پتی عفی عنہ
بقلم عبدالسلام انصاری عفی عنہ
تحریر ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۳ھ یوم چہارشنبہ

یہ فتوی جب بخدمت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ہمراہ عریضہ اول بھیجا گیا فتوی بلا مہر واپس فرمایا لہذا نقل لفافہ اوس مکتوب مولانا کی جو متعلق اس فتوی کی نقل کیجاتی ہے اور بعدہ جو جواب استفتاء مرسلہ پر ہمراہ عریضہ مذکورہ تحریر فرمایا ہے معہ مضمون استفتا تحریر ہوتا ہے

از بندہ رشید احمد بعد سلام مسنون آنکہ آپکا کرمت نامہ پہونچا در باب تطہیر چاہ آپ کے باب مین وسعت بہت مناسب ہے بلکہ ضروری ہے ورنہ بہت حرج ہو جاتا ہے چونکہ بہت علما کا فتوی اسپر بھی ہو چکا ہے اور تمام نکالنے مین دقت اور دشواری ظاہر ہے اگر بعض جگہ سہل ہو اور احکام شرع عموم پر ہوتی ہے تو سہولیت کی روایت پر فتوی دینا اور عمل کرنا بہتر ہے اور ہمارے دیار کے چاہ کثیر الماہ مین گمان کرتا ہون کہ اور کے کنوین بھی ایسے ہی ہون تو فتوی امام محمد کا ایسے ہی چاہ مین دو صد دلو کا ہے چنانچہ آپ خود شامی سے آخر عبارت نقل فرماتے ہین اور قلیل الماء چاہ عرب اور پہاڑ کی ہوتے ہین بعض چاہ دہلی مین بھی بقدر مئے

ایسے دیکھیے کہ پانی اوسکا سوجود قدر دوسوتین سوڈول کا ہوتاہے سواوسمین تمام آب نکالنا
دشوار نہین ہوتا بندہ کو مدرسہ دار البقاء دہلی کی چاہ کو دیکھا او تجربہ کیا کہ وہ ناپاک ہوا
تو اسیقدر ڈول نکالی پھر اسقدر پانی اوسمین رہا کہ ڈول اوسمین نہین ڈوبا بعد دو تین پہر کے
اوسمین پانی پھر جمع ہوا اور دوسرے روز پانی مثل سابق ہوگیا تو شامی یہ توفیق کرتا ہے کہ
تمام آب کے نکالنے اور دوصد ڈولون مین توفیق حاصل ہے پس آپ بھی دوصد ڈول پر فتوی
اگر دین اپنے ممالک مین تو قطع نظر سہولت کے یہ بھی حاصل ہے اور بہر امام صاحب کوئی
تحدید نہین فرماتے رائے مبتلی بہ پر چھوڑتے ہین اگر کسی کو یہ ظن ہو جاوے کہ دو سو ڈول
سے کم ہی مین سب پانی موجود نکل گیا ہے تو اوسکے نزدیک تو چاہ پاک ہوگیا الحاصل
پانی کے باب مین وسعت ضرور ہے اور چاہ کے مسائل مین اسقدر تنگی صعوبت سے خالی نہین
اسیواسطے صاحبین کے مذہب پر فتوی دیتے ہین اسقدر شبانہ روز کی نجاست مین تمام
فرش وظروف مسجد ومحلہ ناپاک ہوتے ہین اور ثوب اور جس شئے کو رطوبت لگے اور یہ
خشک رطب شئے کو لگا سب نجس ہوتا ہے تو سخت دشواری ہے فقط والسلام

نقل استفتاء مرسلہ بہارہ عریضہ اولی مع جواب مولانا صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - کیا فرماتے ہین علماء دین اندرین باب کہ قیمت قربانی کی کہالون
کی تعمیر مسجد مین صرف کرنا جائز ہے یا نہین اور اگر کسی کنوین نے مثل گلہری چوہے کے
پہٹا یا پہولا جانور برآمد ہوسکے روز کی نماز پہیری جاوے اور اگر باوصف علم صحت روایت
سارے پانی نکالنے کے اور ضعف اور مرجوحیت دوسو تین سو ڈول کے چند آدمی شدا
دوسو ڈول نکلوا کر اوسی پانی سے نماز ادا کرتے رہین اونکو اون ایام کی نماز اعادہ کرنا لازم
ہے یا نہین بینوا توجروا - **الجواب من مولانا رشید احمد صاحب** قیمت جلد اضحیہ
کا صدقہ کرکے فقیر کو مالک کرنا واجب ہے مسجد کی تعمیر مین صرف کرنا درست نہین جیسے کہ کسی

غیر کو مالک کر دیوے اور فقیر اوسکو اپنی طرف سے تعمیر مسجد مین صرف کرے تو درست ہے فقط اور چاہ کے مسائل مین اسقدر تنگی بہت دشوار ہے دو میوڈول کی روایت کو مرجوح کہنا لائق نہین کہ انکی روایت ہے خصوصاً حرج اور تنگی ہین کہ پانی کی طہارت ہندوستان اور عرب مین حسب قاعدہ نجاست و اخراج تمام پانی کے بہت سخت اور دشوار ہے الدین یسر کے موافق سہولت کی روایت وقت تنگی کے لینا منع نہین اور دو میوڈول کی عامل پر الزام نہین ہوسکتا حنفیہ کو حررہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ **نقل اوس عریضہ** خاکسار کی جو بطریق استفتا بغرض دفع چند مشکلات لم یخل کے جو بصورت تعمیل فتوی مولانا اور افتخار نامہ مولانا کے لازم آتے ہین بخدمت مولانا ممدوح روانہ کیا گیا تہا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم از فقیر حقیر محمد دیدار علی الحنفی بجالنیذ ست فیض موہبت حضور مجمع النور رافع السنت قامع البدعت مصدر خیر و برکت مولانا و مرشدنا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ادام اللہ رشدہ و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کرامت نامہ شرف صدور لایا نہایت ہی ممنون و مشکور فرمایا شوق حضوری کو دو چند بڑہایا اگرچہ یہ ہے کل امر مرہون باوقاتہا امیدوار ہون کہ تا حضوری حضور اوقات خاصہ مین دعا خیر سے محروم نرکہین المدعا حضور کی تحریر سامی ہم جیسے معتقدین اور آپکے مقلدین کو تو کافی ہے مگر مخالفین خصوصاً غیر مقلدین کی جوابدہی کیواسطے اولاً ہمکو اپنا اطمینان کرنا ضرور ہے وہ کہتے ہین کہ بصورت تقلید ہی ایسی صورت مین کہ جب روایت بے دلیل پر بلا لحاظ قواعد فتوی و رسم المفتی[عہ] فتوی دیا جاوے کئی قباحت لازم آتی ہین ایک ترک اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول دوسرے باوصف تقلید شخصی ائمہ مجتہدین بلا قاعدہ و ضابطہ اپنی رای کے موافق مطلق العنانی حاصل جب چاہا روایت قوی مدلل پر فتوی دیا جب جی مین آیا روایت ضعیف بے اصل پر حکم دیدیا تیسری لزوم اس امر کا ائمہ دین مجتہدین سے ایک سالک ایک مذہب نہین کوئی امام ایک ہی مذہب کا سارا پانی

عہ قواعد رسم فتوی دینے کے باب رسم المفتی سے آگے نقل کئے گئے ہین منہ غفر لہ

نکلواوے کوئی دو سو ہی ڈول پر بلا دلیل اڑ جاوے کہیں خود امام ہمام اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان نے بموجب روایات صحیحہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ و عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہم سا زمی پانی نکالنے کا بجسب رائے مبتلی بہم یعنی اوس شہر کے دو آدمی عادلون کے اندازہ پر فتوی دین کہیں کوفہ مین سو ہی ڈول پر کفایت کرین ایک امام ایک ہی مذہب کا شراب مثلث[عہ] کو حرام کہے دوسرا امام منصف[عہ] کو حرام کہے مثلث کو حلال فرماوے تیسرے امام اوسی ایک مذہب کے اب انگور مین جہاگ اوٹہتے ہی حرمت کا فتوی دین لہذا جو شامی نے اکثر مطابقت اقوال بیان کے ہین اوس سے پورا اطمینان ہوجاتا تہا اور اونکو جواب دینے مین بہت گنجائش تھی

عہ مثلث اوس انگور کی پانی کو کہتے ہیں جسمین جوش دیکر تہائی جلادیا جاوے ۔ منہ غفر اللہ لہ ٭

عہ منصف اوس انگور کے پانی کو کہتے ہین جسکو جوش دیکر آدہا جلا دیا جاوے ۔ منہ غفر لہ ٭

عہ ۔ واضح ہو کہ شامی وغیرہ کتب معتبرہ سے یہ امر خوب واضح ہے کہ امام اعظم رحمہ اللہ کا کوئی قول مخالف آیہ کلام اللہ او حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین پایا جاتا او ز ہیوجہ سے تمام بڑے بڑے شاگرد امام اعظم رحمہ اللہ کے جنکے بعض اقوال کتب فقہ مین بظاہر مخالف قول امام اعظم رحمہ اللہ معلوم ہوتے ہین سخت قسمین کہاتے ہین کہ ہمنے کوئی قول مخالف قول اپنے اوستاد امام اعظم رحمہ اللہ کے نہین کیا بلکہ جو کوئی قول بظاہر مخالف معلوم ہوتا ہے کچہہ نکچہہ صورت موافقت رکہتا ہے چنانچہ عنقریب یہ امر مفصلا معلوم ہوگا اسواسطے کہ پابندی قرآن و حدیث مین مرتبہ امام اسقدر بڑہا ہوا ہے کہ اگر آدمی کو ذرا سی بہی قابلیت ہوگی یقینا جانسکتا ہے کہ امام اعظم رحمہ اللہ کا کوئی بہی قول مخالف قرآن اور حدیث اور اقوال و اعمال صحابہ کرام ہرگز ہرگز نہین ہوسکتا چنانچہ دیکہو کہ مسلک امام اتباع قرآن اور احادیث اور تحقیقات مسائل مین اس حد کو پہونچا ہوا ہے کہ شاید ہے کوئی اور امام کے برابر امام کے مرتبہ علم اور تحقیقات اور اتباع احادیث مین نکلا ہو مذکور فی التواریخ المعتبرۃ وکتب الشوافع والحنفیہ یعنی یہہ امر معتبر تاریخون اور حنفیہ اور شافعیہ وغیرہ کی کتابون مین اچھی طرح ذکر کیا گیا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مسلک امام اتباع احادیث اور آثار مین تو یہہ ہے کہ بمقابلہ اوس حکم کے جو کہ حدیث سے صراحۃ ثابت ہو گو ایسی ہی حدیث سے ہو کہ جو کمال صحت کو نہین پہونچی اوس حکم پر فتوی نہین دیتے کہ جو بطریق قیاس دوسری حدیث صحیح سے نکلتا ہے اور تقوی اور پرہیزگاری اور تحقیقات مسائل مین باوجود کمال پرہیزگاری اور اتباع قرآن اور حدیث کے بار بار اپنے برتاؤ مین یہہ امر ظاہر فرماتے ہین کہ حتی الوسع مینی کوئی قول

مخالف قرآن
و حدیث کے نہیں کی تھی
مسئلہ بخاری اور میزان شعرانی سے
فرماتے ہیں کہ امام صاحب کے ہزار شاگرد ہیں ہم
چالیس شاگرد جو مرتبہ اجتہاد کو پہنچ گئے تھے جب کوئی مسئلہ پیش
جب قرآن اور حدیث کے امام صاحب اون چالیسوں کے ساتھ ہم
بیان تمام آیات اور احادیث اور اقوال صحابہ کے جو اوس مسئلہ کے
متعلق تھے مناظرہ اور مشورہ ایک ایک مہینہ تک کرتے اور
جب تک قول آخر ثابت نہیں پاتا تھا او وقت تک مسئلہ کو درج
کتاب نہیں کرواتے اور پھر با اینہمہ فرماتے تھے کہ اگر تم کو
میرے کسی قول میں مخالفت حدیث کے معلوم ہو تو اوسکو ترک
ذرا بھی نہ کرنا سونے والا بار بار کہتا ہے کہ میرے
سے ماروں جس طرح کوئی سونے والا ثابت ہیں وہ الگ دیکھ لو اور رد کر دو
سونے کو پکالو کسوٹی پر لگاؤ کہ دو کہ کسوٹی سونے والا کبھی ایسا نہیں کہتا
بھی ناقص ہو جیسا کہ بشکل رواج دیتے ہیں مگر افسوس امر زمانہ
تو چپکا رہ دیو کرتے ہیں اس قول سے کیسے کیسے ای باطل نفسانی خواہش کو
سے اور باطن اس قول سے کیسے کیسے رواج دیتے ہیں
رواج دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جو لوگ رتبہ امام کو نا سمجھے
کہ ان اتباع کتاب اور سنت اور تقوی اور پرہیزگاری امام کی
پہچانتے تھے جیسی کہ لکھتے اور فرماتے ہیں کہ مجھے
کوئی قول مخالف قول امام کے
نہیں کیا اور کیوں کرتے
جب پورے

کی ضرورت نہ رہی بولنا عبث ہے ۔ شعر ۔ دو چیز تیرہ عقل است دم فرو بستن بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی ۔ صاحب شامی کتاب الجنایات ولو الجبیہ اور آخر حاوی
قدسی سے نقل فرماتے ہیں کہ بڑے بڑے شاگردان امام سے جنکو پایہ قوت اجتہادیہ کا حاصل تھا اور جنکو مجتہد فی المذہب کہتے تھے مروی ہے کہ سب باتفاق سخت تحسین بہاتے

کہیے کوئی قول
مخالف قول امام کے نہیں
بھی ترجمہ باوجود کہ عقد الجید وغیرہ کتب
معتبرہ سے ثابت ہے کہ مجتہد مطلق جیسے امام شافعی امام مالک
رحمہما اللہ اس رتبہ کے آدمی کو بھی تقلید جائز نہیں کہ مجتہد فی المذہب
کو ترک تقلید جائز ہے اور تقلید کرنا حرام ہے جیسا کہ نقول علما
قول سے عقد الجید میں حرمت تقلید یا تقلید کے جو حضرت شاہ صاحب کے جواز
ہیں منقول ہیں اون روایتوں کی آخر میں عزو شاہ صاحب نے الکبریا
کہ یہ روایتیں اون لوگوں کی شان میں ہیں جو مجتہد مطلق مثل امام شافعی
علیہ الرحمۃ وغیرہ ہیں یا اون لوگوں کی شان میں ہیں کہ جو مجتہد فی المذہب
مثل یحیی بن یحیی علیہ الرحمۃ شاگرد امام مالک علیہ الرحمۃ یا امام محمد وغیرہ رحمہما اللہ
شاگردان امام اعظم ہیں یہی وجہ ہے کہ کتب معتبرہ فقہ میں لکھا ہے کہ جیسا
ادراک قوت اور ضعف دلائل پر قدرت نہیں اوسکو بعد اوس قول کے
جو امام صاحب کی طرف حقیقۃً منسوب ہے کسی دوسرے قول پر جو شاگرد امام
کی شاگرد امام کی طرف منسوب ہو فتوی دینا درست نہیں اور یہی وجہ
کہ شاگردان ہر چہار امام سے اب تک جمیع علما محققین کا اجماع اور اتفاق
چلا آتا ہے لزوم اور وجوب تقلید شخصی امام پر اوس شخص کو جسے
رتبہ علم اور پرہیزگاری اپنے امام کو ۱۲ نہ جو دریافت
کرسکے با علما محققین سے مسئلہ تقلید امام کو تحقیق
کر لینا چاہیے عقد الجید میں مولانا
شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ
تحریر فرمائی ہیں

ہندوستان
میں تو بجز شخصی پر فقط رحمۃ اللہ علیہ
تھا امام اعظم ... کے سوا کے کہ بیان ہو چکا۔ دور
کے واجب ہے ... مذہب کی کتاب بخلاف حرمین کے
ترتیب کے علماء دو کے مذہب ... اور بنی جگہ ہے اور
کو اور مدینہ کے کہ وہاں ہر مذہب ... ہو جاتے وقتیکہ ہم جانتے ہیں اور ہی
جس امام کے زیادہ محقق اور پرہیزگار ہو۔ انتہیٰ ترجمہ۔ اسواسطے کہ ہر ایک امام کے کہتا ہوں
کی تقلید اپنے ذمہ لازم کرلے۔ ... اسی بر اتفاق اگر امت مرحومہ کا
اور مقلدوں سے سنا کہ یہی بات بھی آئی ہے اور اسی پر التزام تقلید کسی امام کے ... ہیں
الصلوٰۃ والسلام کا ہونا ظاہر اور ایسا ہے کہ پورا التزام ... اور بھلا کہتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کی تقلید کرو اور
اور ضروری مجتہد ہے اور مجتہد میں چنانچہ روایت ساوی ... ثقہ اور ... سے مذہب ... آگرداں ہوا
اس امر پر صراحۃ دال ہے اور ... کہ ائمہ کی تقلید کے زیادہ ... اور متقدمین کے اقوال نقل میں
چنانچہ شان الغزیین میں مولانا شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی ... مستعملین اور متقدمین کے ... جب مسائل میں نقل میں
الا علیہ الرحمۃ کرتے ہیں کہ چار مشہور مذہب ابن سعد سعری کے سوا کسی اور مجتہد کی بات کی تاکید ... عبد الرحمۃ جمیع مسائل میں تقلیدی ایام
ہے لیکن بلا ہیں سبب بوجہ اتفاق اہل اسلام کے تقلید شخصی پر اور سوقت کے اہل اسلام اور ... المذہب ... اور اسی ... کسی شخص کو ترک تقلید جائز
بلا اقوی ہے دیکھا جاوے تو زمانہ صحابہ سے آجتک یہ امر ظاہر ہے کہ صحابہ اور تابعین اور ... مسئلہ کے اور معلوم ہے اسکے حکمی
تقلید کرنے ہیں پھر اوس مسئلہ میں دو شخص کی تقلید ایک واقعہ خاص میں بعض ... ہاں البتہ ... کسی مسئلہ میں کسی مجتہد کی ... ہوتے ہیں
اور بنا ہے جانے جواب یہ تمام ضروریات سے ایک کی ایک فقیہ خاص سے ہر ایک فقیہ سے پوچھنے کے ... یوم نہ مذہب ... کہ ایسا اہل زمانہ
سے وقوع تو حادث کی طرح ہر ایک امر کے پڑھا تا کہ بعض ... جمیع مسائل کے ان چاروں مجتہدوں سے ... دلیل اور ... تقرر البتہ
امت تقلید شخصی ایک امام ہو جاتا ہے اسی اتفاق میں شروع ... ہونا ... پس یا ... یوں بوجہ ... کہ مجتہد اور مسلمات اور ان
الاتفاق ہے کہ جیسے قرآن مجید کے اسی صورت پر جمع کرنے میں شروع ... ما بعض ... ا ... کا انکار معقول ہے یا اب کوئی ان بوجہ ... ہو اور بعض ... اور
سواد اعظم ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الیے وقت کے دفع نزاع کے کتاب الارشاد ... ایک طرف ہو اور ... اختلاف
امت کسی ایک طرف صراحۃً زیادہ کرے ... اس کسی گرامی پر جمع ہو گی اور جب ... کسی مسئلہ میں ... حدیث
واقع ہو تیرا ... یا بڑی جماعت کی بہ ترجمہ حدیث ابن ماجہ کا ہے اور ... جو مثل قول ... ازبو
عظیم ہے کہ بڑی جماعت سے مراد وہ ہی جماعت ہے جو ... ہو گی یہ مانا ... وہ ... دین جو ... اسی میں
ہیں چنانچہ ... ہی اپنی رائے کی پابندی کے ... بڑی جماعت کے ... روایت حضرت معاذ اور ... تعلیم
ہیں سبب ... کنز العمال میں ہے یہ طبرانی سے ... بعین الفاظ ... حضرت معاذ بن
جبل رضی اللہ عنہ سے ... انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذ الشاذۃ والقاصیۃ و
والناحیۃ فایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعۃ و
العامۃ یعنی حضرت معاذ سے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ بیشک
شیطان

اور لازم پکڑنا جماعت تمام اہل اسلام کو اور نیز متخرین سے

سے بروایت عبداللہ ابن عباس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فی الجماعة قتل البدعة وان اخطأ غفر له ومن عمل بعمل الفرقة فاتناب

السنة ... استعقد من النار یعنی جس نے عمل کیا اللہ کے واسطے جماعت اہل اسلام کے طریق پر قبول کریگا

اور اگر خطا کریگا جماعت کیساتھ اللہ اوسکو بخشیگا اور جس نے عمل کیا تو اوسکو قبول نہیں کرتا اور اگر

مخالف جماعت کے اور اوس عمل میں موافق امر حق کی رہا بوجہ مخالفت جماعت اللہ اوسکو قبول نہیں کرتا

خطاکی تو جگہ اپنے دوزخ میں ڈہونڈلی اور بسند امام احمد حنبل میں سے حضرت ابوذر سے قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثنان خیر من واحد وثلاثة خیر من اثنین واربعة خیر من ثلاثة فعلیکم

بالجماعة فان اللہ تعالی لن یجمع امتی الا علی ھدی یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے دو بہتر ہیں ایک سے اور تین بہتر ہیں دو سے اور چار بہتر ہیں تین سے پس لازم پکڑو تم جماعت

کو اسواسطے کہ ہرگز جمع نہ ہوگی امت میری مگر ہدایت پر اور ان سب احادیث کے

قوت اور صحت پر علاوہ کثرت طرق کے بہت سے سند و نسخے یہی مضمون

اکثر احادیث سے ثابت ہے شاہد ہے قرآن مجید چنانچہ پارہ

پنجم کے آٹھویں رکوع میں جہاں اللہ جل شانہ اپنی

مانے سے خدا و رسول کی اخبار اور

احکام کو بغیر قوت استنباط

اور سمجھے اور

ردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم ... ولولا فضل اللہ علیکم ورحمته لاتبعتم الشیطان الا قلیلا ...

اکثر بالعبد از شیطان کے ہو جاتے مگر تہوڑے سے صاحب تفسیر حقانی حضرت مخدوم علی مہائمی علیہ الرحمة وغیرہ محققین مفسرین و محدثین تفسیر آیہ مذکور میں تحریر فرماتے ہیں ۴

صحیح
کرے تو پہلا آیا ہے
تو البتہ مارین اسی طرح کی ہی کرے
علی ہذا اوس شخص کی حد مارنے کی بابت
جو اپنی عورت سے خرچی ٹہیرا کر اور اوسکو دینار
روز یا پہر دو پہر کیواسطے اجارہ لیکر زنا کرے یا جو
عورتین حرام ہین جیسے ماں بہن اونسے نکاح کرکے جماع کرے
بوجہ شبہ نکاح کے کہ اصل مین نکاح ایجاب اور قبول ہے
کہ جو خرچی لینے والی عورت سے ضرور واقع ہوتا ہے اگرچہ ہو
پائی جاتی ہے شرط نکاح کی کہ وہ دو گواہون کا ہونا ہی نکاح منعقد
نہین ہوتا اور دوسری شکل مین اگرچہ نکاح مع گواہ وغیرہ کے ہو
ہو گیا اگر وہ عورتین یعنی ماں بہن وغیرہ جنسے نکاح قطعاً حرام ہے پیدا ہو
محل نکاح نہین لہذا نکاح کالعدم سمجہا گیا امام اعظم علیہ الرحمة
نزدیک ہین کہ اوس شخص کو بوجہ شبہ نکاح کے جو شرعی جو رجم یعنی
سنگسار کرنا ہی نہین مارا جائیگا بوجہ اتباع حدیث صحیح کے جو
ترمذی شریف مین ہے عن عائشة قالت قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ادرؤا الحدود عن المسلمین ما استطعتم
فان کان له مخرج فخلوا سبیله فان الامام
ان یخطئ فی العفو خیر له
من ان

یخطئ فی العقوبة یعنی حضرت عائشه صدیقه فرماتی ہین کہ فرمایا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نے بچاؤ تم مسلمانون کو حد مارنے سے جہان تک ممکن ہو اگر کوئی بھی اونکے بچاؤ کی شکل نکلے اونکو چھوڑ دو اسواسطے کہ امام معاف کرنے مین اگر خطا کرے بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ عذاب دینے مین خطا کرے مگر اسکے ساتھہ یہہ بھی فرماتے ہین کہ نہ مارنے یعنی سنگسار نکرنے سے یہ مراد نہین ہے کہ اوسکو مطلقاً کوئی بھی سزا نہ دیجاوے بلکہ لازم ہے کہ امام حسب مصلحت جو چاہے سزا دے تاکہ پھر کوئی ایسا بدکام نکرے جیسا کہ

ایک حدیث صحیح
مین وارد ہوا ہے کہ رسول الله
صلی الله علیه وسلم نے اوس شخص کو جسنے
پہلے زمانہ مین بوجہ قرب زمانہ جاہلیت کے اپنی
ماں سے زنا کر لیا تھا سنگسار تو نہین فرمایا مگر اوسکا سر کٹوا ڈالا
پہر یہہ منشا قول امام کا ہو سکتا ہے کہ مضمون اس حدیث کے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ خرچی والی عورت یا ماں بہن سے زنا کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ شارع علیہ السلام نے
جسکی سزا کی کوئی حد مقرر نہین کی جیسے چوری کی حد جو بقدر دس درہم کے مال
محفوظ سے ہاتہ کا کاٹنا ہے یعنی مقرر فرمایا اور شراب خوار کی حد ...
درے ہین فرما دیے اسیواسطے امام اعظم رحمه الله اپنی زمانے کی نسبت ایسی
صورتون مین تعزیر یعنی سزا دینے کا حسب مصلحت فتوی دیتے ہین اور
حد مارنے سے منع فرماتے ہین بوجہ ہونے اوس زمانہ کے زمانہ
خیر و برکت اور غالب ہونے خوف خدا کے اہل زمانہ پر بمقتضائے قرب
زمانہ رسول الله صلعم کے اور ظاہر ہے کہ تعزیر بعض اوقات حد سے بھی کہین
زیادہ موجب تکلیف ہو جاتی ہے چنانچہ دیکہو لواطت یعنی لونڈے
بازی کی سزا یعنی حد تو نہین مگر کبہی کبہی سزا
اماموں سے منقول ہے کہ خواہ اون دونون کو
یا پہاڑ پر سے گرا دو خواہ
دونون کو باندہ کر
روٹی

[illegible]

[illegible]

کہ جب بہوک سے مرنے کی نوبت آجاوے بقدر جان بچانیکے مردار خواہ وہ سور ہو یا مردہ کہیکا رکہانا

[illegible]

سے شفا ہو جاوے جب یقین نہین ہو سکتا تو آیات کا ایاک چیزون سے لکہنا بہونا ہی درست نہین
ہو سکتا یہ قول ایسا ہے جیسا قرآن مجید مین اللہ جلشانہ فرماتا ہے لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا یعنی
زمین آسمان مین سوا خدا وند کریم کے اگر اور خدا بہی ہوتے تو ضرور زمین آسمان بگڑ جاتے مگر زمین آسمان نہین
بگڑے تو یقینا معلوم ہو گیا کہ خدا بہی بجز ایک خداوند کریم کے کوئی دوسرا زمین اور آسمان مین زمین
آسمان پیدا کرنیوالا نہین ہے دیکہو کتب معتبرہ فقہ کو جنمین مسائل معہ دلائل لکہے ہین اللہ رحم کرے
اون لوگون پر کہ بعض روایات کتب فقہ پر بغیر دریافت کرنے اونکے دلائل اور مواقع کی اعتراض کر بیٹہتے
ہین اور رحم کرے اون پر جو ہر روایت فقہی پر بلا رعایت قواعد رسم المفتی فتوی دیکر مورد اعتراضات
بنتے ہین اور سبب قصور علما متقدمین کو بہی اپنے ساتہہ مورد اعتراضات جہلا سے بنوا لیتے ہین فافہم وتدبر
منہ عفی اللہ عنہ وغفر اللہ لہ ولوالدیہ ومشائخہ واساتذتہ وتلامذتہ وعشیرتہ واحبابہ اجمعین آمین آمین آمین ۞

چنانچہ مطابقت اون قولون کی جو اسی مسئلہ کنوین مین جسکی تحقیق ہو رہی ہے جو کچہہ
معتبر کتابون سے سمجہہ مین آتی ہین وہ یہ ہے کہ بغداد کے کنوئیمین محمد رحمہ اللہ نے جو دوسو
ڈول کا فتوی دیا ہے اوسکو شامی لکہتے ہین بوجہ کثرت پانی کے تہا اور کوفہ مین فتوی

امام صاحب کا سو ڈول پر بوجہ کمی پانی تک کے اور پہر ابد اس نقل کے تحریر فرماتے ہین کہ قال
ان دو نو قولون کا قول اول یعنے ان تعذر نزح کلہا فبقدر ما فیہا وقت النزح یوخذ ذلک
بقول رجلین عدلین ہی کثیر ہے حیث قال فیرجع الی القول الاول لان التقدیر ممن له بصارة
وخبرة بالماء فی تلک النواحی لا لکون ذلک لازما فی آبار کل جهة والله اعلم
مگر یہ قول شامی کا کوفہ کے فتوی مین سو ڈول پر بوجہ قلت پانی کے تہوب واضح ہے
اسواسطے کہ لفظ قلت یعنی کمی ستے یہ امر ظاہر ہے کہ اونمین سو ڈول ہی پانی تہا مگر بغداد کا فتوی
امام محمد رحمہ اللہ کا دو سو ڈول پر بوجہ کثرت پانی کے بموجب قول شامی تمام پانی موجودہ نکالنے
کے قول کیساتہہ موافق اور راجع اوسوقت ہوگا جب بغداد کے کنوون کی کثرت پانی کی
اسطریق پر پائی جاوے کہ اونمین پانی موجودہ بقدر دو سو تین سو ڈول کے ہوتا تہا گو کہ کھینچنے
سے گو کتنا ہی کہینچو ٹوٹتا نہ تھا چنانچہ ایسے بعض کنوین علاقہ الور مین بہی موجود ہین کہ جب پانی
اونکا اپنا جاوے دو تین ہاتہہ سے ہوتا ہے اور پہر دو دو چرسا دو دوسے نہین ٹوٹتا بلکہ موضع
جٹیانہ تحصیل الور مین قریب ندی کے ایک کنوان ہے جسمین دو تین ہاتہ پانی رہتا ہے اور بوجہ قرب
ندی کے آٹھ لاوون سے بہی اوسکا پانی نہین ٹوٹتا قصبہ اکبرپور تحصیل الور کی متصل چاند
پہاڑی کے ندی کے قریب ایک کنوان ہے جسمین ہمیشہ تین چار ہاتہ پانی رہتا ہے کہ جو تخمیناً
تین سو ہی ڈول ہوگا مگر بوجہ قرب ندی دو لاو اوسمین چلتے ہین اور شام تک پانی کم نہین
ہوتا علی ہذا بغداد کے کنوین بوجہ قرب دریا دجلہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ہی کثیر الماء ہونگے
کہ کتنا ہی پانی کہینچو مگر بوجہ قرب دریا دجلہ کم نہو اور اگر پانی موجودہ اپنا جاوے تو فقط دو سو

عہ خلاصہ مطلب اس ساری عبارت کا یہ ہے کہ شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ تین سو ڈول کی اور سارے پانی
نکالنے کی روایت تینوں روایتون سے مقصود ایک ہی ہے یعنی سارا پانی جسقدر کنوین مین موجود ہو اوسکی
سے نکالنا اسواسطے کہ دو سو تین سو ڈول کی روایت اون لوگون سے منقول ہین جنکو اون شہرون کے
پانی کا اندازہ معلوم تہا کہ اون شہرون کے کنوئین اتنا پانی ہوتا ہے نہ یہ کہ اور سب شہرون مین
عمل کرنا لازم ہو اسواسطے کہ انہین لوگون سے سارا پانی نکالنے کی روایتین نہایت مضبوط طریق سے منقول ہین
چنانچہ رسالہ بدائع سے ظاہر ہے اور سوچ سمجھکر دیکھوگے تو ظاہر ہوگا منہ غفر اللہ لہ

تین سو ڈول ہی ہو چنانچہ تصریح اور تصدیق مضمون ہذا بعینہ عبارات ہدایہ اور عنایہ
اور در و غرر ملا خسرو رحمہ اللہ سے خوب ہی ظاہر ہے کہ صاحب ہدایہ ہدایہ میں تحریر فرماتے
ہیں وان کانت البیر معینۃ بحیث لا یمکن نزحہا اخرجوا مقدار ما کان فیہا من
الماء وطریق معرفتہ ان تحفر حفرۃ مثل موضع الماء من البیر ویصب فیہا ما ینزح
منہا الی ان تمتلی وہذا عن ابی یوسف رحمہ اللہ وعن محمد رحمہ اللہ ینزح
مائتا دلو الی ثلثمائۃ فکانہ بنی قولہ علی ما شاہد من غالب آبار بغداد
لان آبار بغداد لا تزید علی ثلثمائۃ دلو انتہی وفی الدرر والغرر لملا خسرو
رحمہ اللہ اذا انتفخ فیہا حیوان ذو دم لحم فینزح کلہا اہ وان
تعسر نزح کلہا فقدر ما فیہا ای فینزح قدر ما فیہا
من الماء فیفوض فی نزح قدر ما فیہا الی ذوی بصارۃ ای رجلین لہما
شعور ومعرفۃ فی حال الماء بای مقدار قالا انہ فی البیر ینزح ذلک المقدار
ہو الاصح الاشبہ بالفقہ لکونہما نصاب للشہادۃ الملزمۃ اہ وقیل فینزح
مائتا دلو الی ثلثمائۃ دلو وہو مروی عن محمد افتی بما شاہد فی بغداد لان آبارہا
کثیرۃ الماء لمجاورۃ دجلۃ انتہی

ترجمہ اور اگر ہو کنواں چشمہ دار کہ جسکا پانی بیند اجہاڑ نکلنا ممکن نہو جسقدر وقت کہینچنے کے پانی موجود ہو
اندازنے سے نکالیں اور اندازے کا طریق امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے اسطرح مروی ہے کہ جس
قدر پانی گہرا اور عرض وطول میں کنوین میں ہو اوتنا ہی ایک گڑہا کہدوا کر پانی کہینچکر اوسکو بہر دین خواہ
بیند اجہاڑ ہو یا نہو خواہ اوس سے بہی زیادہ پانی جیرہ آوے — اور امام محمد رحمہ اللہ کا اندازہ یہ ہے
کہ دو سو ڈول سے تین سو تک پانی نکلوا دین مگر یہہ اندازہ مبنی ہے اونکے مشاہدہ اور دیکہنے پر
فقط اپنے شہر کے کنوؤنکو اسیواسطے صاحب عنایہ اسکی شرح میں تحریر فرماتے ہین کہ یہ اندازہ
باعتبار اکثر کنوؤن بغداد کے ہے اسواسطے کہ بغداد کے کنوؤن میں تین سو ڈول سے
زیادہ پانی نہین ہوتا فقط اور درر وغرر میں ملا خسرو علیہ الرحمۃ لکہتے ہین کہ جب پہول جاوے
کنوین مین خوندار جانور سب پانی نکالا جاوے گا یعنے بیند اجہاڑ کیا جاوے گا اور
اگر غیر ممکن ہو پس اندازہ سے موجودہ پانی کنوین کا نکالین اور اوسکا اندازہ ایسے دو آدمیوں
سے کراوین جنکو پانی کے معاملہ مین اندازہ کرنیکا ملکہ کامل حاصل ہو جتنا وہ کنوین مین پانی بتاوین
اوسقدر اوسکے مطلقاً نکلجانیکا جتنے ڈول یا لاف کا اندازہ بتا دین نکالا جاوے اور یہی قول بہت صحیح ہے اور نوع
ساتہ سمجہہ قرآن اور حدیث کے سبب ہونے دو آدمیون کے اندازے کے پوری گواہی کہ جس سے اگر

اور ہو یہ بلکہ مصرح ہے اسی مضمون کو جو روایت امام محمد رحمہ اللہ سے منقول ہے
کفایہ من قال محمد اذا وقع فی البئر ذنب فارۃ فانہ ینزح جمیع الماء لان موضع القطع
لا ینفک عن نجاسۃ ما لقیہ بخلاف ما اخرجت قبل الانتفاخ اھ اور عبارت
شرح وقایہ سے بھی یہی مطلب نہایت واضح طور پر ثابت ہے حیث قال بیر وقع
فیہا نجس او مات فیہا حیوان دامی وانتفخ او تفسخ او مات فیہا آدمی او کلب
ینزح کل مائہا ان امکن والا فقدر ما فیہا ثم الاصح بقول رجلین عالمین
لہما بصارۃ فی الماء وعن محمد قدر بمائتی دلو الی ثلثمائۃ انتہی ۔ لاجرم بنظر روایات مذکور
حسب توضیح تمام معلوم ہو چکا کہ قول دو سو تین سو ڈول کا بھی نکالنا تمام پانی موجود
کا ہے عبارت درمختار جو قیل یفتی بمائتین الی ثلثمائۃ کے آگے ہی وہو ایسر وذلک
احوط اسکا مطلب بھی خوب واضح ہو گیا اور وہ یہ ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کیطرح
اندازہ اکثر کنوؤں کا کرکے بقدر ماء الموجود دوسو پانسو ہزار جسقدر ڈول اکثر کنوؤں شہر کا پانی
موجود ہو اوس مقدار معین پر فتوی دینے میں عوام کو آسانی ہے اور احتیاط اسی
میں ہے کہ ہر کنویں کا دو عادل اصحاب بصارت الا رسے علحدہ اندازہ کرکے پانی
نکلوایا جاوے چنانچہ علامہ حلبی اپنی کتاب غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں تحریر فرماتے
ہیں کہ دو سو خواہ مثل اوسکے پانسو یا ہزار معین کرکے مطلقا تمام کنوؤں ہر شہر کیواسطے

عہ درنہ امام محمد رحمہ اللہ نے کہ جب گر جاوے کنویں میں دم چوہے کی کٹ کر سارا پانی موجود کنویں
کا نکالا جاویگا اسواسطے کہ بالضرور دم کٹنے کی جگہ بھیگتی ہے یعنی نجاست سے جو چوہے سے خالی
نہیں ہونے پر بخلاف اوس وقت کے کہ قبل پھولنے کے چوہا نکال لیا جاوے فقط التقریح اسی واسطے
اگر قبل پھولنے پھٹنے کے اگر چوہے یا چڑیا کی مقدار کا جانور مردہ نکال لیا جاویگا تو فقط بیس کینتیس ڈول
کے پانی نکالنے سے پاک ہو جاویگا جیسے کہ تریا بلی کی مر جاوے اور مردہ پھولنے پھٹنے سے پہلے
نکال لیا جاوے تو پچاس ساٹھ ڈول نکال دینے سے کنواں پاک ہو جاتا ہے اسیطرح درمختار
کبیری وغیرہ کتب فقہ میں منقول ہے الحمد للہ ولوالدیہ وہذا تذییل [illegible] حاشیہ فرمایا جس کنویں میں نجاست
گر جاوے یا کوئی جاندار مر جاوے اور پھول جاوے یا پھٹ جاوے یا آدمی یا کتا مر جاوے تو سارا پانی نکالا جاوے
گا اگر ممکن ہو ورنہ پانی موجود اندازے سے نکالا جاویگا اور صحیح تر یہ ہے کہ دو مرد [illegible] بصیرت پانی کے
معاملہ میں سمجھتے ہوں کل پانی کا اندازہ کروا لیا جاوے گا اور امام محمد نے اندازہ پانی کا دو سو تین سو تک

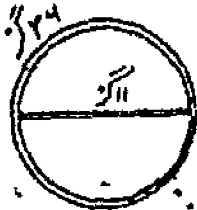
فتوی دینا ناجایز ہے بلکہ اکثر کنوؤن ہر شہر کو دیکہکر اوسکی مقدار پانی موجودہ کا ہزار خواہ سو یا کم جتنی ڈول ہون اندازہ بتلا دینا آسانی کی بات ہے آدمیونپر ورنہ احتیاط تو ہر کنوین کے علحدہ اندازہ مین ہے کما ہو ظاہر من سیاق عبارتہ وہو ہذا[عــه] فعلی ہذا لا ینبغی الفتوی بمائتین ونحوہا مطلقا بل ینظر الی غالب آبار البلد وہو الا یسر علی الناس والاول وہو اعتبار مقدار الماء فی کل بیر علیحدۃ احوط انتہی اور منظر ترجمہ درمختار المسمے بغایۃ الاوطار مولانا محمد خرم علیصاحب مرحوم[عــه] اور مولانا محمد احسن صاحب نانوتوی برادر مولانا مظہر صاحب اور مولانا مظہر صاحب مرحوم علماے دیار آنمخدوم کا بہی یہی فتوی معلوم ہوتا ہے۔ اور مولانا و استاذنا رئیس المحدثین استاد مولانا محمد قاسم صاحب مغفور حضرتنا مولانا احمد علیصاحب مرحوم مغفور محدث سہارنپوری کے فتوی اجوبہ سوالات خمسہ سے بہی کہ جسکی نقل زبان طالب علمی کی کی ہوئی اتھکر پاس ہو پہونچی ہے جواب سوال رابع سے یہی[عــه] فتوی مولانا مرحوم کا بہی ظاہر ہے۔

عــه اور یہ امر ظاہر ہے سیاق عبارت متعلقی سے وہ یہ ہے پس اسصورتمین نہین لایق ہے فتوی دینا دوسو یا کم وبیش پر ہر کنوین مین بلکہ دیکہا جاوے اندازہ کرنیمین اکثر کنوؤن شہر کی طرف یہ آسان ہوگا لوگون پر اور اول یعنے اندازہ کرنا ہر کنوین کا علیحدہ اسمین احتیاط ہے فقط۔

عــه چنانچہ غایۃ الاوطار مین تحریر فرماتے ہین مترجم کہتا ہے دوسرا قول امام محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب اونہون نے دیکہا کہ بغداد کے کنوؤن مین تین سو ڈول سے زیادہ نہی تب یہ فتوی دیا لیکن یہ قول ضعیف ہے اسلئے کہ نجاست کے سبب سے حکم شرع یہ ہے کہ سارا پانی نکالا جاوے تو عدد مخصوص پر اقتصار کرنا ظاہر ہونے مین بلا دلیل سمعی کیونکر مقبول ہو بلکہ ابن عباس اور ابن زبیر سے مخالف اسکے منقول ہے ایسا ہے طحطاوی مین بحوالہ بحر الرائق منہ عفر اللہ لہ۔

عــه اور وہ فتوی یہ ہے جو عورت حائضہ کہ اوسکے بدن پر نجاست نہین بعد غسل کی حیض سے یعنی بعد پاک ہونیکے حیض سے غسل کرکے اگر چاہ صغیر مین داخل ہو اور زندہ برآمد ہو جیسا کہ سائل نے کہا ہے کہ کوئی نجاست حکمی یا حقیقی اوسکے جسم اور کپڑے پر نہو تو اسصورت مین چاہ بلاریب پاک ہے اور جو نجاست حقیقی جسم اور کپڑے پر نہو مگر غسل بعد اختتام ایام حیض نکیا ہو تو اس صورت مین اختلاف ہے فتوی اسپر ہے کہ چاہ پاک ہے اور نجاست حقیقی اوسکے بدن یا کپڑے پر ہو تو چاہ ناپاک ہے تمام پانی اسکا نکالنا ضرور ہے انتہی عبارتہ واضح ہو کہ چاہ

کی قید مولانا نے اسواسطے لگائی ہے کہ سوال تین ۃ عبارت درج ہے اور زیادہ دردہ بھی نہین ہے تو آب چاہ پاک ہے یا ناپاک اس سے یہ امر ظاہر ہے کہ چاہ کبیر یعنی جو کنواں دہ دردہ ہووسکا اور حکم ہے چنانچہ درمختار شرح تنویرالابصار مین ہے اذا وقعت نجاسة فی بیر دون القدر الکثیر علی ما مرو لاعبرة للعمق ینزح کل مائہا انتہی مختصراً بقدر الحاجہ یعنی جب کنوین مین جسمین آب کثیر نہین ہے نجاست گرجاوے کل پانی نکالا جاویگا اور آب کثیر کی مقدار پہلے بیان کی گئی اور گہراوسکے اعتبار سے کثرت آب کا بموجب قول مختار کچھ اعتبار نہین ہے شامی اس جملہ کی شرح مین تحریر فرماتے ہین کہ آب کثیر کی مقدار جو پہلے گذری وہ یہ ہے کہ یا تو پانی دہ دردہ ہو یا اتنا ہو کہ دیکھنے والی کی نزدیک حرکت وضو سے یا ناتھہ سے اوسمین ادھر کی نجاست دوسری کنارے تک نہ پہونچے اور یہی قول اصح صحیح اور مختار ہے نزدیک امام اعظم اور اونکی دونوں شاگردونکی اور یہی ظاہرالروایت ہے صاحب درمختار تحریر فرماتے ہین کہ بحرالرائق مین ہے کہ یہی مذہب ہے اور اسی پر عمل ہے اور تقدیر دردہ کی جو امام محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے اوسکی بھی یہی معنی ہین کہ اون کے تجربہ سے دہ دردہ مین اس کنارے کی حرکت سے دوسرے طرف نجاست کا اثر نہین جاتا اور دہ دردہ مین گز ساتھ مٹھی کا معتبر ہے کہ جو پورا ایک ہاتھہ بیچ کی اونگلی سے اور چار اونگل ہوتا ہے اس گز سے چوکور حوض مین یہ شرط ہے کہ چارون طرف دس دس گز ہو تاکہ کل عرض طول پانیکا سو گز ہو جاوے اور اگر مثل کنوین کے گول حوض ہو یا کنواں ہی دہ دردہ ہو تو ضرور ہے کہ اوسکا قطر یعنی بیچا بیچ کا خط گیارہ گز ہو اور گردہ چھتیس گز اسطرح ...... تاکہ حساب سے عرض طول پانیکا وہی سو گز ہو جاوے اسیطرح شامی اور کبیری شرح منیۃ المصلی مین ہے عفر اللہ لہوالدیہ



بہر تقدیر فتوی کیسا کچھہ ہی ہو مگر ہماری غرض تو یہ ہے کہ ہم مقلدین یا مبدان سنن سید المرسلین پر یہ حرف نہ جاوے ہو کہ ہم نرے اقوال ضعیف بے دلیل کے عامل ہین اور ہمارے امام کے بعض اقوال جو شاگردونکیطرف منسوب ہین بلا دلیل قرآن و حدیث نرے عقلی ہی ہین مثل روایت دو سو ڈول کی بصورت عدم تطبیق اور یہ کیونکر ممکن ہے جس حالت مین مذہب امام یہ ہو کہ حدیث ضعیف کے ہوتے ہوئے قیاس پر عمل نہ فرماوین یا آنکہ قیاس ایسے حکم پوشیدہ کو جسکی نکالنے پر مجتہد قادر نہین

ظاہر کر دینے کو کہتے ہین نہ یہ معنی کہ نری عقل سے کوئی حکم ثابت کر دینا چنانچہ قاعدہ فتوی دینے کے جو باب رسم المفتی شامی وغیرہ مین درج ہین ہماری متبع قرآن و حدیث ہونے پر بصورت تقلید شخصی اور متبع مسلک واحد ہونے پر بہت بڑی دلیل ہے چنانچہ در مختار مین ہے عنہ والا صح کما فی السراجیۃ وغیرہا انہ یفتی بقول الامام علی الاطلاق ثم بقول الثانی ثم بقول الثالث ثم بقول زفر والحسن بن زیاد وصحح فی الحاوی القدسی قوۃ المدرک اھ وقال الشامی فی شرحہ لدر المختار والذی یظہر لی فی التوفیق ای بین ما فی الحاوی القدسی وما فی السراجیۃ ان من کان لہ قوۃ ادراک لقوۃ المدرک یفتی بالقول القوی والا فالترتیب علاوہ برین قطع نظر مخالفین سے ہماری علما جو روایات مذکورہ عنایہ وغیرہ پیش کرین ہمکو بمقابلہ اونکی روایت ترجیح المامختار اکثر فقہا مدلل بحدیث عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن زبیر دو سو دو ل کی روایت کی تقویت پر کونسی دلیل ہے اور بصورت عدم موجودگی دلیل روایت مفر کو بلا توفیق مسطور فتوی دینا موجب ایقاع اختلاف بین المسلمین ہے اور یہ جو حضور نے تحریر فرمایا کہ متن کی عبارت ہے بیشک کنز او ملتقی دونو متن ہین مگر علاوہ برین کہ معنی عبارت کنز و ملتقی وغیرہ بھی مطابق عبارت ہدایہ و عنایہ وغیرہ ہو سکتے ہین بعض متون خصوصا متن کنز پر بلا امداد شرح کیا فتوی لیسکتے ہین دیکھیے کنز کے باب المہر مین سے ولہا منعہ من الوطی والاخراج للمہر یعنی عورت لیعنے مہر کے جب تک شوہر مہر ادا کردے شوہر کو جماع سے

عـــه در مختار مین ہے اور صحیح تر یہ ہے جو مانند فتوی سراجیہ وغیرہا مین لکھا کہ اول فتوی مطلقا اوس قول پر دیا جاوے جو امام کیطرف منسوب ہے پھر قول دوسرے امام یعنی قول ابو یوسف رحمہ اللہ پر اور اگر قول منسوب امام ابو یوسف رحمہ اللہ کیطرف بھی نہ ملے تو قول امام محمد رحمہ اللہ پر اور اگر کسی مسئلہ مین امام محمد کا قول بھی نہ ملے تو اوسکے بعد قول امام زفر اور حسن بن زیاد رحمہما اللہ پر فتوی دینا چاہیے اور حاوی قدسی مین لکھا ہے کہ صحیح یہ بات ہے کہ جس قول کی دلیل قوی ہو مفتی کو لازم ہے کہ اوسپر فتوی دے شامی رحمہ اللہ ان دونون روایتونکی مطابقت اسطرح بیان فرماتے ہین کہ مجھکو جو مطابقت کا طریق ان دونو روایتون مین ظاہر معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ جو مفتی کسقدر قوت اجتہادیہ رکھتا ہو قوت اور ضعف دلیل پر آگاہ ہو وہ تو قوت دلیل جسکے قول مین پاوے اوسپر فتوی دے ورنہ ترتیب مذکور کے موافق فتوی دے اوسطرح جو قول امام رحمہ اللہ کیطرف منسوب ہے فی الواقع غالبا اوسکی

اور اگر اوسکے سیکہ مت لہین دوسری جگہ لیجانے کا قصد کہے تو اوس ارادہ دست منع کر سکتی ہے کیا اس عبارت مجمل پر کہ جس سے بعیوض مہر مطلق عورت کا منع کرنا ثابت ہے کوئی عالم فتوی دیسکتا ہے مگر بجب تفصیل شراح صاحب مستخلص وغیرہ شارحین کنز تحریر فرماتے ہین کہ مراد اس مہر سے مہر معجل ہے نہ کہ مطلق اسیواسطے شامی باب رسم المفتی مین تحریر فرماتے ہین کہ کنز الدقائق نہین بلکہ کنز الدقائق کی شروح مختصرہ اور نیز دیگر کتب مختصرہ پر بغیر دیکھنے شروح لبیطہ کے فتوی دینا ناجائز ہے اور اگر حضور کے نزدیک مقابلہ عبارات کنز جمیع شروح و متون ساقط عن رتبۃ الاعتبار ہین تو پھر اعادہ نماز تین دن تین رات کا بوقت پہولنے پہٹنے کسی جانور کے اور اعادہ نماز تین روز کا بصورت عدم تفسخ و انتفاخ کیون انکار ہے صاحب کنز تو اپنا مختار یون تحریر فرماتے ہین وما تان لو لم یمکن نزحہا یعنی دو سو ڈول نکالے جاوین اگر سارا پانی نکالنا ممکن ہو و نجسہا مذ ثلث ان منتفخۃ او متفسخۃ والا مذ یوم ولیلۃ اور نجس کریگا کنوین کو تین دن تین رات سے اگر پھٹا یا پہولا کنوین سے برآمد ہوا اور اوسکی گرنیکا وقت نہ معلوم ہو اور بغیر پہٹنے پہولنے کے سالم مردہ برآمد ہوا تو ایکدن ایکرات سے کنوان ناپاک سمجھا جاویگا اور یہ جو حضور تحریر فرماتے ہین کہ پانی کی طہارت ہندوستان اور عرب مین حسب قاعدہ نجاست و اخراج تمام پانی کی بہت سخت دشوار ہے اسکا جواب عبارت ہدایہ وسائل الآبار مبنیۃ علی اتباع الآثار دون القیاس کی شرح مین صاحب نہایہ اسطرح تحریر فرماتے ہین۔ قولہ وسائل الآبار الخ ای البیر مخصوص باحکام یخالف فیہا حکم الماء القلیل فان حکمہ یتفاوت بتفاوت الماء اتباعا للآثار ومن ہنا قالوا مسائل الآبار مبنیۃ علی اتباع الآثار والا ففیہ قیاسان

ف باب رسم المفتی مین عبارت شامی یہ ہے وفی شرح الاشباہ للشیخ المحقق ہبۃ اللہ البعلی قال شیخنا العلامۃ صالح الجنینی انہ لایجوز الافتاء من الکتب المختصرۃ کالنہر وشرح الکنز للعینی۔ یعنی شامی نقل فرماتے ہین شرح اشباہ سے جسکی مولف محقق ہبۃ اللہ بعلی ہین کہ فرمایا ہماری شیخ علامہ صالح نے کہ نہین جائز ہے فتوی دینا مختصر کتابون سے مثل کتاب نہر الفائق اور شرح کنز الدقائق عینی کے منہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ واسطے تحریر [illegible]

ف اور مسائل کنوین کے موقوف ہین فقط اوپر آثار اور افعال صحابہ پر انمین قیاس کی ضرورت نہین + منہ عفی عنہ

او فیہ نجاسۃ ان لا ینتفع بہ ابدا الا اختلاط النجاسۃ بالاوحال والجدران کما قالہ
بشر واما ان لا ینجس ابدا کالماء الجاری لانہ کلما اخذ من اعلاہ نبع من اسفلہ انتہی ❊

لیے یہ جب بنتی رو اگر موجب قیاس کو ر کہ یہ قیاس بھی منقول ہے امام محمد رحمہ اللہ سے چنانچہ آخر میں
اس عبارت کے صاحب نہایہ نے لکہا ہے کما نقل عن محمد یعنی جسطرح ہمیشہ کو ناپاک ہونا کنوین
کا نجاست سے قیاس بشر ہے کسی چیز سے ناپاک نہونا قیاس امام محمد ہے دو سو تین سو ڈول کی بھی
تکلیف کیا ضرور ہے مگر چونکہ مسائل چاہ مین قیاس کو دخل نہین اور کنوین مین باعتبار کمی بیشی
پانی کی جدا انداز سے اکثر حاجت ہوتی ہے اور باعتبار آثار سارا پانی موجودہ نکالنا ضرور
لہذا کبیری مین صراحۃ لکہا ہے کہ امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ قیاس تو یہی چاہتا کہ کنوان کسی
شے سے مثل جاری پانی کے ناپاک نہو مگر بوجہ وارد ہونے آثار صحابہ کے کیا ہمسے ہو سکتا ہے
کہ ڈول سے پانی نہ نکلوا دین جسطرح بغداد کیساتھ دو سو تین سو ڈول کی روایت کا مخصوص
ہونا ظاہر کیا گیا ہی روایت مذکورہ کفایہ مین ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ چوہی کی دم کٹ کر
اگر کنوین مین گر جاوے سارا پانی نکالنا ضرور ہے چنانچہ اسیوجہ سے مولانا عبد الحی صاحب مرحوم اپنی
کتاب سعایہ مین تحریر فرماتے ہین وذکر صاحب الہدایہ وغیرہ انما حکم محمد بذلک لما شاہد فی بلدہ قلت
ہذا ہو الظاہر فانہ کیف یفتی محمد بہذا القدر عموما مع عدم دلیل علیہ ومخالفتہ الی الروایۃ لہ فانہ
اذا تنجس الماء کلہ لا معنی لاخراج بعضہ وانما حکم بہ لما کان فی غالب آبار بلادہ ہذا القدر من الماء
کما روی عن ابی حنیفہ رحمہ اللہ من نزح ماۃ او مائتین بناء علی ما شاہدہ فی بلدہ ولا معنی لکون
قول محمد بالنسبۃ الی الجمیع الفارق الا الیسر بالیسر والشارع لا ما نصب بغیر دلیل شرعی لا سیما
فی ما کان مسائلہ کلہا مبنیۃ علی الآثار ولم یکن للقیاس مساغ فیہ کما صرحوا بہ فما اخف علم
ع پانی کنوین کا مخصوص ہے ساتہ حکمون خاص کے کہ وہ احکام مخالف ہین قلیل پانی کے حکمون سے اسواسطے کہ حکم
کنوین کا بدلتا رہتا ہے باعتبار بدلنے کمی اور زیادتی پانی سے بوجہ تابعداری حدیثون کے اور یہی وجہ ہے کہ فرمایا ہے
مشایخ ہمارے نے کہ مسائل کنوین کے ظاہر احادیث پر مبنی ہین اور اگر قیاس کو دیکھا جاوے تو دو قیاس ہو سکتے ہین ایک یہ کہ
نجاست کے گرنے سے کنوان کبھی پاک ہی نہو بسبب لگنے نجاست کے ڈولون اور رسیون کنوین کو یہ قول بشر کا ہے

زمانناحیث یختارون ہذا القول ولا تیالمون ما علیہ یعنی صاحب ہدایہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ کا فتویٰ دہ در دہ کا باعتبار مشاہدہ اپنے شہر کے کنوونکے تہا میں کہتا ہون کہ بھی از طامع سے بخیر ممکن ہی کہ امام محمد علیہ الرحمۃ بلادلیل خلاف عقل ونقل اس مقدار پر عموماً ہر شہر کے کنوؤن کیواسطے فتویٰ دین خلاف عقل ونقل ہی کہ سارا پانی سو بجودہ ناپاک ہوا اور تہوڑا سا نکالا جاوے بلکہ یہ فتویٰ باعتبار اکثر کنوون بغداد کے تہا جسطرح امام اعظم علیہ الرحمۃ کا سہ دول کا فتویٰ باعتبار اکثر کنوون اپنے شہر کے تہا اور یہ کہنا کہ امام محمدؒ کے قول مین آسانی ہے یعنی بات ہی آسانی وہی آسانی ہی جو شارع علیہ السلام سے ثابت ہو نہ وہ جو بلادلیل آسانی ٹہرایجاوے خصوصاً مسائل کنوؤنکی کہ جنمین علیکم مطلقاً اتباع آثار صحابہ کا ہے اور قیاس کو قطعاً اسمین دخل نہین ہی چنانچہ تصریح اس امر کی کتب معتبرہ فقہ مین موجود ہے پس سقدر ہمارے زمانہ والونکا علم گہٹ گیا ہے کہ بلا تامل بے سوچے سمجہے ایسی روایات اختیار کرکے فتوے دیدیتے ہین انتہی ترجمہ عبارۃ السعایۃ بالمحاورہ مکرر گذارش ہے کہ جلد اضحیہ کا اگر تصدق کرنا واجب ہے اسکی کیا وجہ ہے کہ صاحب ہدایہ وغیرہ استعمال جلد اضحیہ کو خانگی ضروریات مین جائز لکہتے ہین چنانچہ ہدایہ مین ہے اوبعمل منہ آلۃ تستعمل فی البیت کالنطع والجراب والغربال ونحوھا لان الانتفاع بہ غیر محرم بلکہ اسکے آگے تحریر فرماتے ہین ولا باس بان یشتری بہ ما ینتفع بہ فی البیت باعیانہ مع بقائہ استحساناً لہذا مکلف ہون کہ جواب امور مذکورہ سے بنقل روایات ہر امر کو موثق بدلائل فرماکر حتی الوسع جلد روانہ فرماوین اور اس عریضہ کو ہتقنا تصور فرماکر اسی کی اوپر

یہ مقولہ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم لکہنوکا ہے لوکی کتاب سعایہ مین منہ عفولہ عنہ چنانچہ تمام مسائل کنوین کے بارہ مین جو اقوال صحابہ کرام کے ہین طحاوی شریف کبیری و فتح القدیر مین صحیح سندونکی ساتہ پورے طور پر نقل کی گئی ہین من شاء فلینظر۔

منہ اور جائز ہے قربانی کی کہال سے کوئی چیز اپنی گہر کیلئے بنانا جیسے دسترخوان یا تہیلا اور چہلنی اور اسکے مانند اسواسطے کہ نفع اوٹہانا اسکی کہال سے حرام نہین ہے انتہی ترجمہ اور کچہ مضائقہ نہین اگر قربانی کی کہال سے ایسی چیز لیوے اسکے بدلے کہ وہ گہر مین باقی رہے جیسے کتاب وغیرہ منہ عفا اللہ

جواب ثبت فرمایا جاوے اور اگر کاغذ کی ضرورت ہو براہ کرم کریمانہ اسی کی برابر دوسرا ورق لیکر باقی اوسپر ثبت فرما کر روانہ فرماوین۔ معروضہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۰۳ھ والسلام علیک آپکا نیازمند محمد دیدار علی رضوی حنفی۔ نقل افتخارنامہ مولانا رشید احمد صاحب بجواب عریضہ مذکورہ بالا شرف صدور لایا۔ از بندہ رشید احمد بعد سلام مسنون آنکہ بندہ کو ایسی تحریر سے معذور فرماوین اور جو آپکے نزدیک محقق ہے اوسپر عمل فرماوین اور بندہ نے قیمت جلد اضحیہ کے صدقہ کو واجب لکھا ہے نہ جلد اضحیہ کو شاید غلطی ہو گئی ہوگی اور وجوب صدقہ قیمت جلد اضحیہ ہدایہ وغیرہ کتب مین مصرح ہے کہ صدقہ مطلقہ واجب پر بولا جاتا ہے فقط والسلام چونکہ ایسی تحریر انجام منجر بنزاع ونفسانیت ہو جاتی ہے بندہ معافی چاہتا ہے آپ ملال نفرماوین فقط۔ واضح ہو چونکہ عریضہ مذکورہ بالا متضمن دلائل قیام بوقت سننے کسی بشارت یا دیکھنے کسی امر فرحت کے اور تحقیق مسئلہ چاہ اور جلد اضحیہ ان تین مسئلون پر تہا مگر احقر نے ان جزوکین بخوف انتشار ذہن ناظرین علیحدہ علیحدہ لکہدیا ہے اور ان تینون مسئلونکے جواب مین یہی افتخارنامہ شرف صدور لایا تہا لہذا نقل اس افتخارنامہ کی جسقدر متعلق قیام تہی مسئلہ قیام کے تہہ نقل کیگئی اور چونکہ جملہ انجام منجر بنزاع ونفسانیت الی آخرہ متعلق مسئلہ جلد اضحیہ کا تہا کہ اوسمین فی الواقع احقر سے سہواً غلطی ہو گئی تھی یہان پورا نقل کر دیا گیا کوئی دشمن مولانا اپنی پوشیدہ کینہ کو یون ظاہر نکرے اور یہ نہ سمجھے کہ مولانا مخدوم نے بلاوجہ تینون مسئلون کی جواب مین سکوت فرمایا اور رنجش کی طور سے یہ کلمہ تحریر فرمایا ہرگز نہین بلکہ فی الواقع جو امر محقق تہا اوسکو نہایت تحقیق کیساتہ تسلیم کرکے اجازت دیدی اور فرمایا کہ جو آپکے نزدیک امر محقق ہے اوسپر عمل فرماوین مگر مسئلہ جلد اضحیہ مین چونکہ احقر نے سہواً بیجا سوال کیا تہا یہ عبارت بمقتضائے بشریت بگمان قاعدہ اور قرینہ بعض بنا رزمان سراپا مفتن اور فتان کی یہ کلمہ تحریر فرمایا کہ ایسی تحریر انجام منجر بنزاع ونفسانیت ہو جاتی ہے مگر چونکہ احقر کو فقط تحقیق حق منظور رکھی جب سنے اپنی غلطی اور سہو کا بہ نسبت سوال مسئلہ جلد اضحیہ عذر کیا مولانا نے قبولیت عذر کا

شفقت نامہ متضمن عنایت و شفقت صادر فرمایا اور اس قسم کے فتنہ انداز طبایع سے
شکوک کو اچھی طرح زائل کر دکھایا چنانچہ ان دو خطوں کے نقل بھی درج کیجاتی ہی نقل
عریضہ احقر جو متضمن عذر مذکور روانہ کیا گیا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم از فقیر حقیر محمد
دیدار علی الحنفی بعالیخدمت قدوۃ العلما زبدۃ الاصفیا مولانا و مرشدنا مولانا رشید احمد صاحب
سلمہ اللہ و علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ حضور والا اللہ تم باللہ میرے دل میں نہ سابق میں نہ اب
خیال فساد ہے نہ خطرہ نزاع ہان البتہ ہم لوگ دیہاتی ہین ہمارے کسی کلمہ سے اگر یہ خیال
مستنبط ہوتا ہو معاف فرمائیے والعذر عند کرام الناس مقبول مگر یہ ارشاد فرمائیے کہ مرید کی اگر
اور عذر بندگی لوگ قبول کر دیا کرتے ہین حصہ منہ عفرلا
مرشد ہی تشفی نکرے شاگرد کو اگر استاد ہی جواب قطعی بلا قصور مدی دیدے اوسکی شبہات
کا ازالہ نکرے تو بیچارہ کیونکر ملال نکریگا اوس غریب کا دل کسقدر رنجیدہ ہوگا مجھے حقیقت قصور سہو تحریر
مذکور مین ہوا وہ یہ ہے کہ سوال بھی قیمت جلد اضحیہ کا تھا اور جواب بھی حضور نے بابتہ قیمت جلد اضحیہ
ہی تحریر فرمایا مگر خاکسار کو بوقت تحریر عریضہ استفتا مسئلہ جلد اضحیہ کا سہو خیال رہا لہذا امیدوار
عفو تقصیر ہون مگر گذارش یہ ہے کہ بصورت عدم وجوب صدقہ فی جلد اضحیہ اگر بمعاوضہ جلد پتھر یا چونہ
یا بوریہ مسجد کیواسطے لیا جاوے جائز ہے یا نہین جسطرح اپنے واسطے بمعاوضہ جلد یا منتفع بہ
فی البیت بعینہ مع بقائہ کو جائز لکھا ہے کرر گذارش یہ ہے کہ سند جواز یا عدم بھی کتاب کی لکھ دیجاوے
مع او تباتے رہین جیسے مشک یا کتاب وغیرہ
تو بہت مناسب ہے فقیر کو تصریح امر مذکور نہین ملتی تھی اور بالتصریح تشفی عریضہ سابقہ بھی
اگر منظور نظر ہو تو پھر ارسال خدمت کیا جاوے مورخہ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۱۳ روز یکشنبہ نقل مکتوب
آخر مولانا جو بجواب عریضہ ہذا شرف صدور لایا از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام
مسنون آنکہ چونکہ بندہ بعد مرض شدید کہ امید زیست نرہی تھی اب تندرست ہوا مگر نظر اور
قوی سب ضعیف ہوگئے مراجعت کتب سے مثل عاجز کے ہوگیا ہے اور کوئی ایسا شخص معاون نہین ہے کہ
اعانت کرے لہذا نقل روایت سے عاجز ہے اور جلد اضحیہ کے بدلے مین پتھر اور بوریا خرید کر انہی کو فرش
مسجد مین اگر ڈالدیوے درست ہے اسمین کچھ حرج نہین واللہ تعالی اعلم والسلام اگر شبہ کی تحریر سے

فتاویٰ بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل مفصلہ ذیل میں (اولًا)
کفنی پہ میت کے کلمہ شریف یا آیت شریف لکھنا جائز ہے یا نہیں (دوسرا) اسقاط یعنی قرآن شریف اور کچھ نقدی اہل
میت کی طرف سے لیکر چند ملاؤں کو حلقہ باندھکر ان میں قرآن شریف مع نقدی دست بدست تین مرتبہ گھمانا اور اس عمل کو میت کے گناہوں
کا کفارہ سمجھنا جائز ہے یا نہیں (۳) میت کا جمعہ کے سپرد کردینا یعنی کوئی شخص سنیچر یا اتوار کو فوت ہوا تو بعد دفن اوسکے جمعہ تک چند
ملاؤں کو قرآن شریف پڑھنے اس اعتقاد پر بٹھانا کہ انکی موجودگی میں کہ یہ قرآن مجید پڑھتے رہینگے عذاب قبر او رسوال جواب
منکر نکیر تا جمعہ نہوگا (۴) مردہ کو قبر میں رکھکر ایک ایک مٹھی خاک پڑھکر یعنی مٹی پڑھکر ہمراہیوں کا قبر کے اندر بازو میں
میت کے رکھنا بعدہ قبر کا بند کرنا۔ (۵) بعد تیاری قبر قبر پر چادر اوڑھاکر اور شیرینی اوسکے اوپر رکھکر فاتحہ پڑھنا۔
(۶) قبر سے چالیس قدم ہٹکر یعنی چلکر پھر فاتحہ کا پڑھنا (۷) بعد دفن میت اوسکے مکان پر واپس آنا اور فاتحہ کا پڑھنا
(۸) محفل میلاد (۹) قیام محفل میلاد (۱۰) گیارہویں پیران پیر صاحب کی (۱۱) سویم و چہلم وغیرہ مروجہ جائز ہے یا
نہیں ایسے عمل کرنے سے اہل میت کے میت و اہل میت کس قدر مستحق ثواب کے ہونگے یا کہاں تک باعث عذاب بینوا توجروا
الجواب (۱) میت کے کفن پر کلمہ شریف یا آیت شریف لکھنا جائز نہیں کہ اسمیں اہانت کلمہ شریف و آیت شریف کی ہے
شامی وغیرہ نے اسکو منع لکھا ہے (۲) اسقاط بہیئت کذائیہ بدعت ہے گناہوں کا کفارہ اسکو سمجھنا لغو ہے (۳) میت کا
جمعہ کو سپرد کرنا بدعت ہے یہ سمجھنا کہ اس طریق سے جمعہ تک میت عذاب قبر و سوال و جواب منکرین سے محفوظ رہیگا
باطل عقیدہ ہے (۴) اس فعل کے بھی شریعت میں کچھ اصل نہیں وارد ہے قدر ہے کہ حاضرین آیۃ کریمہ منھا خلقنٰکم الایۃ
پڑھکر اپنے ہاتھوں سے قبر میں مٹی ڈالیں (۵) چادر اور شیرینی رکھکر فاتحہ پڑھنا بھی خلاف سنت ہے اسوجہ سے بدعت و
ممنوع ہے (۷) یہ بھی داخل رسم ہے اور بدعت ہے۔ (۸) محفل میلاد اگر خالی ہو امور منکرہ غیر مشروعہ سے اور یہ پابندی
رسم اہل زمانہ نہو تو جائز و مستحسن ہے مگر چونکہ اس زمانہ میں کمتر مجلس امور غیر مشروعہ سے خالی ہوتی ہے اور اعتقاد
لزوم و وجوب کا عوام کے قلوب میں راسخ ہوتا ہے اسراف اور حضور مخاق اور پڑھنا روایات موضوعہ کا اور التزام ان امور
کا جو مشروع سے لازم نہیں گویا شعار اس مجلس کا ہو گیا ہے اسلئے بہیئۃ مروجہ یہ محفل ممنوع اور بدعت ہے اور مرتکب
اور تجویز اسکا لاریب مبتدع او جاہل ہے (۹) (۱۰) (۱۱) قیام محفل میلاد کو وقت مخصوص پر ضروری سمجھنا
یا معاملہ مثل لازم کے کرنا جیسا کہ مروج ہے لا اصل ہے شریعت میں اپنی رائے سے کوئی قید لگانا اور امر
غیر ضروری کو ضروری خیال کرنا یا معاملہ مثل ضروری کے اوسکے ساتھ کرنا یہ بھی بدعت ہے اور اسیکی طرف
اشارہ فرمایا ہے اس حدیث شریف میں من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہو رد اسی بنا پر گیارہویں پیران
پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور سوم و چہلم وغیرہ بدعت ہیں کہ یہ قیود اور تخصیصات دین میں اپنی رائے سے لگائی
گئی ہیں اور امر مطلق شارع کو مقید کیا گیا ہے ساتھہ اوقات مخصوصہ کے اور اسمیں طرح طرح کے عقائد خلاف
شرع عوام کے قلوب میں راسخ ہیں اسوجہ سے کرنیوالا ان امور کا جاہل مبتدع ہے اور میت کو اسصورتمیں
کچھہ نفع پہونچنے کی امید نہیں واللہ اعلم کتبہ الاحقر عزیز الدین عفی عنہ دیوبندی الجواب صحیح بندہ رشید احمد عفی عنہ
احمد رشید الاجوبۃ صحیحۃ محمد منفعت علی مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ (بندہ محمود عفی عنہ الجواب صحیح
بسم اللہ الرحمن الرحیم) یہ سب امور جن قیود و نکی مبالغہ مجیب نے ناجائز لکھے ہیں بلا ریب علمائے محققین کے نزدیک بوقت
پائے جانے قیود مذکور ناجائز ہیں مگر مجیب نے یہ نہ لکھا اور دریافت کیا وہ قیود ان امور کیساتھ کہیں
بھی نہیں پائے جاتے شاید مجیب نے کہیں دیکھے ہوں تو غالبًا بوجہ غفلت یا تعصب وہ ان کو علما کے ہوں بہر حال
بوقت ہونے ان قیود کے امور مسطور مجیب کے نزدیک بھی موجب ثواب اور خیر و برکت ہیں چنانچہ تقریر
مجیب سے امر بخوبی طرح ظاہر ہے لیکن مجیب نے چونکہ تصریح اس امر سے کہ بوقت نہونے ان قیود و نکے یہ
امور موجب ثواب و برکت ہیں سکوت فرمایا ہے بخوف اس بات کے کہ کہیں عوام نا فہم مجیب کو
نہ سمجھیں اور وہ بعض امور موجب خیر و برکت کہ جو نزدیک فقہا اور محدثین کے مستحب و مستحسن موجب ثواب ہیں چھوڑ

ہیں اونکی تفریح کر نضرور ہی ہیکر مفصلاً مع دلائل مختصر کیا جاتا ہے اور ہر مسئلہ کی تفصیل میں عبارت اوس کتاب
کی لکہی جاتی ہے جو مجیب صاحب کے نزدیک معتبر ہے اور جواب سوال اول کا اوسکے حوالہ سے دیا ہی یعنی کتاب شامی
جو شرح درمختار کی ہے (۱) بیشک شامی میں آیۃ یا کلمہ الیسی چیز سے لکہنا جس سے حروف پیدا ہوں جیسے انگلی
وغیرہ ناجائز لکہا ہے بسبب خوف ملوث ہونے آیات قرآنی کے نجاست میت سے و قت پہنچنے اوسکے جسم کو مگر فقط کلمہ
کی انگلی سے بغیر روشنائی وغیرہ کے بعد غسل کے کفن پہنانے سے اول پیشانی پر بسم اللہ اور سینہ پر لا الٰہ الا اللہ
سینہ کو جائز لکہا ہے اور بوجہ خیر و برکت (۲) اسقاط جس میں بیئت یعنی نقدی یا اناج کیا جاتا ہے قرآن شریف بھی فدیہ
ہو اور جس میں ہیر پھیر ہو درست بدعت کہا جاوے والبتہ لطف سے نہیں گنا اگو با عقیدہ وجوب یہ ہیلہ ہر جبر ہے مگر بابا غفار
الفوائت شامی اور نیز درمختار میں مطلب اسقاط الصلوۃ عن المیت میں یون لکہا ہے کہ اگر میت کے حالت
مرض میں کچھ نماز روزہ فوت ہوگئے اور اوسنے اسقدر مال بھی چھوڑا کہ اوسکی تہائی سے کفارہ نماز روزہ
کا ادا ہوسکے اور وہ کفارہ کی وصیت بھی کر گیا تو وصی پر لازم ہے کہ بدلے ہر نماز روزہ کے اور ہیلہ
بعوض نماز وتر کے آدہا آدہا صاع گیہوں فقیرون کو دے اور اگر تہائی مال میت اتنا نہو یا اوسنے وصیت
نہ کی اور ولی میت اپنی طرف سے اوسکا کفارہ دینا چاہے گو اوسپر لازم نہیں مگر سب نماز روزے فوت
شدہ کا کفارہ نہ دیسکے تو اندرینصورت اوسکو تین چار بار بقدر ضرورت تقرا میں اسقدر کہو تا دے
اسطرح کہ ولی ایک کو بخشے وہ دوسرے کو وہ تیسرے کو علی ہذا یہانتک کہ وہ مال اوسکے تمام روزے نماز
فوت شدہ کے مقدار کو پہونچ جاوے تو یہ موجب ثواب ہے بلکہ اس بحث میں لکہا ہے کہ اگر میت نے باوجود
مالدار ہونیکے وصیت نکی یا مقدار کفارہ کے کم مال کی تو میت مذکور گنہگار رہیگا یہ خلاصہ ہے تمام عبارت
درمختار اور شامی کا (۳) بیشک یہ اعتقاد بے اصل ہے سنن ابوداؤد میں شامی نقل فرماتے ہیں کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوتے دفن میت سے کہڑے ہوتے اوسکی قبر پر اور فرماتے طلب بخشش کی کرو تم اپنے بہائی
کیواسطے اور مانگو اللہ سے ثابت رہنا اوسکا سوال و جواب میں پس بیشک وہ اب سوال کیا جاتا ہے
اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ آدمیونکا کہڑا رہنا مانع سوال نہیں بلکہ دفن کے بعد ہی سوال و جواب شروع
ہوجاتا ہے۔ کہڑے رہیں خواہ چلدیں چنانچہ بصورت چلدینے کے دوسری حدیث میں یون فرمایا ہے کہ تمہاری جوتیونکی
آواز اوسکے کان میں پہونچتی رہتی ہے کہ سوال شروع ہوجاتا ہے پس ان احادیث سے سوال ششم کا بہی جواب معلوم
ہوگیا کہ چالیس قدم مٹ کر پہر لوٹنا بے بدعت ہے جواب چہارم و پنجم محتاج تفصیل نہیں مطلقاً صحیح میں رہا
شیرینی یا کہانا بغرض ایصال ثواب بعد قبر پر رکہنے کے فقرا کو دینا اوسکے جواز میں کسیکو بہی کلام نہیں ہان البتہ
پوشیدہ دینے کا زیادہ ثواب ہے اور دنیا دکہاوے کا صدقہ کیا نا بہی اچہا نہیں شعر کلید در دوزخ ست آن
نماز۔ کہ در روے مردم گذاری دراز (۷) بلاشک بعد دفن کے ہمراہ ولی میت سب ہمراہیونکا میت کے گہر تک جانا کو
ضروری سمجہنا اور پہر آکر وہاں فاتحہ پڑہنا بے اصل ہے بلکہ شامی میں لکہا ہے کہ بعد دفن دعاء مغفرت کرکے اور
اگر ہوسکے سورۂ بقرہ کا اول و آخر قبر پر پڑہکر سب لوگ اپنی اپنی راہ لیں اور اگر ولی تنہا ہو اور اوسکے تنہا چہوڑنے
میں اوسکے وحشت کا خوف ہو کچہ آدمیونکا اوسکے گہر تک پہونچا دینا امر مصلحت و دیگر بات ہے اوسپر حکم شرع
نہیں ہوتا (۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱) بیشک مجلس ذکر میلاد شریف اور قیام کو بوقت ذکر ولادت اور گیارہوین کو
گیارہوین دن اور سوم کو تیسرے دن اور چہلم کو چالیسویں ہی دن اگر کوئی ضروری عقیدہ سمجہے اونکا ترک
کو مثل واجب کے اعتقاد ضروری ہوتا ہے کہ جسکا تارک گنہگار ہو اوسکو فرض کا فرق نہ کرے کے نزدیک یہ عقیدہ
بدعت ہے اور اگر مجلس ذکر ولادت کو مستحب سمجہکر کیا جاوے اور فاسق فاجر روایات موضوعہ وابیہ نہ پڑہیں روایات
صحیحہ سے بیان کیا جاوے کبہی کبہی گلاب پاشی کیجاوے یا پہول غیرہ بغرض تعظیم ذکر رکہدئے جاوین اور بقدر اظہار فرحت

بہین سب کچہ جائز ہے اگر قصد ریا نہو اور بلا اختیار جو خطرے ریا کے دل میں پیدا ہوجاتے ہیں وہ بلا اتفاق معاف ہیں۔

سه لٰہ دن صاحب پیہ نہ سمجہے لیکن از خوف ریا نماز ترک منافی اجازت ہے۔

فرحت روشنی بھی ہو ایصالاً للصواب شیرینی بھی تقسیم ہو جاوے یا کھانا کھلا دیا جاوے اور بوقت ذکر ولادت فرشتون کا کھڑا ہو کر درودخوانی کی کیفیت تصور کر کے باتباع حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم فرشتوں کی تشابہ کی نیت سے قیام بھی کر لیا جاوے اور بغیر نیت وجوب گیارہوین سوم چہلم بغرض ایصال ثواب نہ کہ ناموری دنیا اگر کیا جاوے مجیب کے نزدیک اور نیز جمیع علما کے یہ سب امور موجب حصول ثواب اور خیر و برکت ہین البتہ یہ جو مجیب نے لکھا ہے (یا معاملہ مثل ضروری کے اوسکے ساتھ کرنا) اگر اسکے یہ معنی ہین کہ عقیدہ ضروری سمجھا جب تو مسلم اور اگر یہ معنی ہین کہ ہمیشہ بلا ناغہ کرنا تو اسکو کوئی عالم منع نہین کر سکتا اور نہ مجیب

اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بذاتہ مداومت عمل خیر کو محبوب رکھتے تھے چنانچہ مشکوٰۃ شریف مین ہے بروایت متفق علیہ بخاری و مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الاعمال الی اللہ ادومہا وان قل

یعنی محبوب زیادہ عملون کا اللہ کو وہ عمل ہے جو ہمیشہ نبہ جاوے اگرچہ تھوڑا ہی ہو واللہ اعلم وعلمہ اتم

حررہ العبد العاصی محمد دیدار علی الرضوی الحنفی - اور زیادہ توضیح ان مسائل کی مع دلائل و اصول ہمارے رسالہ رسول الکلام مین ہے جو بعد آنے ڈہائی سو درخواستون کے انشاء اللہ العزیز بتوفیقہ چھپنے والا ہے

کتبہ المحمد محمد دیدار علی الرضوی الحنفی نقشبندی

تقریظ طبعزاد مناظر بے بدل مولوی بے مثل حافظ ابو الفتح محمد عبد الحمید پانی پتی مہتمم یتیم خانہ آگرہ

رسالہ ہذا تحقیق المسائل مولفہ علام جناب مولوی محمد دیدار علی صاحب الوری رضوی کو اس عاجز نے بعض بعض مقام سے بنظر تحقیق دیکھا درحقیقت مولف جو ایک مشاہیر علما اور واعظین اسلام سے ہین اپنی تحقیق مین ید طولی رکھتے ہین رسالہ مذکور کی تعریف سننے سے متعلق نہین ہے بلکہ دیکھنے ہی پر اوسکے جواہر عالیہ اور مضامین عالیہ کی خوبی وابستہ ہے میرا مشاہدہ تو بیشک اس امر کے تحریر کرنے پر مجبور ہے

الحق لا یتجاوز عن ہذہ الرسالۃ فماذا بعد الحق الا الضلال اب اشرف

اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ اللہ مولف موصوف کو اس کوشش اور جانفشانی کے معاوضہ مین سعادت دارین [illegible]

اشتہار

بعد سبب مولانا محمد دیدار علی صاحب کا رسالہ الکلام من کلام سید الانام جسکا کہیں کہیں مجالس
اذکار میں ذکر آگیا ہے جسکی نسبت غالباً ہی استقبال بائر شوق شہرت یہ اور آتش اشتیاق مومنین کو کافی تشفی دس سال سے
تیز تر ہو رہا تھا علما او دہلی و لکھنؤ وغیرہ و دیگر بلاد و پنجاب و ممالک بمبئی وغیرہ رکہا ہے اب بعد آسکے ڈبل
جو دوست شائقین کی دلیل کا ارادہ ہے کہ چھپوا کر ہدیہ ناظرین کرے بعد تیاری کے انشاء اللہ تقویۃً یہ تحریر کیا جائیگا
جسکی درخواستیں پہلے آجاوینگی اونکو ارزانی کفایت سے دیا جاویگا **مقدمہ اوّل** ثبوت اطاعت اصلی میں قرآن
مجید اور احادیث صحیح اور دیگر آثار اصول فقہ سے مع چند لطائف مسائل مختلف فیہا **مقدمہ دوسرا** ثبوت اس امر میں
کہ جس امر کو سلف صالحین کریں اوسکی نقل بھی مستحب است یہ بھی چند مسائل فقہیہ **مقدمہ سوم** کوئی امر مستحب
وستحسن ترک کئے ہوئے سے بدعت نہیں ہوتا مع لطائف فقہیہ او ثبوت تقلید شخصی جو امر قرآن و حدیث سے ثابت
ہے۔ اوسکو فضیلت ہے اور سا امر جو ما استحباب مستحب یا مستحسن ہے بیان معانی بدعت لغت سے اور اصطلاح فقہا
درمیان اقوال اون علما کا جو تقسیم بدعت کے قائل ہیں اور اون علما کے اقوال جو ہر بدعت کو گمراہی
کہتے ہیں اور دونوں قولوں کی صورت موافقت مع بیان دلائل ہر دو فریق۔ بیان اون بدعات کا جنکا ازالہ اور بیان
کرنا مولود خوانکو ضروری ہے اور واقف اداب مجلس ہے ثبوت قیام میلاد النبی صلعم کا جو مجلس میلاد میں با استحباب علماء عمل آمد
ہیں مع بیان دلائل مانعین قیام و چہلم یازدہم۔ عرس وغیرہ کے تو تبلیغ ثبوت استحباب قیام کے قرآن اور حدیث
صحیح او اقوال علمائے ثقات اعتراض مدلل مانعین کی اثبات قیام میلاد اور اونکے دلائل تو یہ منع قیام کی اور پیر اور کی
مدلل جواب اور اوسکے ضمن میں بحث کامل فضائل درود شریف اور حیات شہدا و انبیاء علیہم السلام کے متعلق اور
کچھ بیان و فضائل مکہ اور مدینہ حرمین مکرمین کا زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً

غلطنامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۹	حدیت	حدیث	۲	۱	متحب	مستحب	۱۷	۱	جھبتر	جبھہ
۱	۱۴	واقعس	اسیجین سے	۲	۵	متجب	مستجب	۳	۶	اقحر	احقر
۱	۱۱	پیشوا	پیشوا	۲	۶	ج	حج	۶	۹	نت	سنت
۱	۱۵	سے	نہ سے	۲	۱۸	حقیقت	حقیت	۸ / ۱۱ / ۱۵	۶ / ۱ / ۱۹	الجوال / نبہ	الجوالب / ہنیہ

۱۵ ۲۰ ۵۹۲ ، ۵۱